تبلیغی جماعت

کے کارنامے

مرتبہ

شیخ التفسیر والحدیث حضرت مولانا ابو الصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی صاحب مدظلہ

اویسیہ پبلشرز لاہور

مکتبہ اویسیہ رضویہ ملتان روڈ بہاولپور

رسالہ

تبلیغی جماعت کے کارنامے

ذیابٌ فی ثیاب لب پہ کلمہ دل میں گستاخی
سلام اسلام ملحد کو یہ تسلیم زبانی ہے

در لباس دوستی سازند کار دشمنی — واجب است از کید ایشاں اجتناب
شکل ایشاں شکل انساں فعل شاں فعل سباع — ہم ثیابٌ فی ثیاب و ثیابٌ فی ذیاب

نحمدہ و نصلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

علیٰ رسولہ الکریم

مسلمانو! "**تبلیغی جماعت**" سے بچو۔ یہ بہت خطرناک ٹولی ہے یہ وہی پرانے شکاری ... ی۔ وہابی۔ کانگرسی۔ دیوبندی ہیں۔ جو اب بسترے باندھ کر جگہ جگہ پھر رہے ہیں۔ بظاہر کلمہ پڑھاتے ... ل ایمان کے دشمن ہیں۔ بتا دینا ہمارا فرض تھا۔ ان سے بچنا نہ بچنا آپ کا کام۔ کل قیامت میں نہ کہنا کہ ہمیں ان کا علم نہ تھا۔ اگر فقیر کے عرض کی تصدیق چاہتے ہو تو اخبارات روزنامہ "نوائے وقت" لاہور ۱۹/۲ نومبر ۱۹۷۷ء اور روزنامہ "مساوات" ۲۰ نومبر ۱۹۷۷ء اور ماہنامہ "فیضان" لاہور شمارہ دسمبر ۱۹۷۷ء میں خود پڑھیئے۔ فقیر اس کی نقل پیش کر رہا ہے۔

ان حالات کے پیش نظر پھر بھی کوئی ان بہروپیوں کو نہیں پہچانتا اور بلا سوچے سمجھے ان کے ساتھ تبلیغی چکر لگاتا ہے اور ان بہروپیوں کو اپنے ہاں ٹھہرنے دیتا ہے یا اپنی مساجد میں تبلیغ کی اجازت دیتا ہے۔ تو اسے خدا سمجھے (وما علینا الا البلاغ)

مقدمہ

مسلمانو! رائے ونڈ میں ہر سال تبلیغی جماعت کا اجتماع ہوتا ہے۔ اس اجتماع کے بارے میں یہ پروپگنڈہ کیا جاتا ہے کہ دنیا کے اکثر ملکوں سے لوگ اجتماع میں شرکت کرتے ہیں اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مشن تبلیغ دین کے لئے دنیا کے مختلف حصوں سے روانہ ہوتے ہیں۔ اس بار کے اجتماع میں ایک ایسا واقعہ رونما ہوا جس سے نہ صرف ہر مسلمان لرز اٹھا بلکہ تبلیغی جماعت کے اصل عزائم بھی کھل کر سامنے آگئے کہ کس طرح اسلام کے خلاف منظم سازشیں ہو رہی ہیں۔ بظاہر ایسے لوگ بہت متقی اور مومن نظر آتے ہیں لیکن یہ لوگ ایک مخصوص عمل اور طریقہ کار کے ذریعہ اسلام کو لوگوں کے ذہنوں سے محو کرنا چاہتے ہیں۔ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ جو لوگ گستاخ رسول ہیں اور بزرگان دین کو جنہوں نے برصغیر میں اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے لئے اپنی زندگیاں وقف کر رکھی تھیں نہیں مانتے۔ ان کی اسلام کے ساتھ وفاداری مشکوک ہے۔ دراصل یہ لوگ توحید کے پرچار پر سارا زور صرف کرتے ہیں۔ توحید کے پرچار کا تقاضا یہ تو نہیں کہ رسالت مآب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس سے بغض رکھا جائے اور صحابہ کرام، خلفائے راشدین، اہلبیت اور بزرگان دین کو ہدف تنقید بنایا جائے اور ان کے نام لیواؤں کو تشدد کا نشانہ بنایا جائے توحید پر دنیا کے سب مذہب متفق ہیں۔ اگر اسلام سے رسالت کو نکال دیا جائے تو اسلام اور دیگر مذاہب میں فرق ہی کیا رہ جاتا ہے صحیح اسلامی روح اس وقت تک بیدار نہیں ہو سکتی جب تک عشق مصطفےٰ دل میں پیدا نہ ہو۔ ذیل

میں ہم اس شرمناک واقعہ کی تفصیلات درج کر رہے ہیں جس سے اللہ کے لئے بستروں کو کندھوں پر اٹھائے پھرنے والوں کا حقیقی روپ سامنے آجاتا ہے اور اس بات کی قلعی بھی کھل جاتی ہے۔ کہ فرقہ بندیوں سے ہٹ کر تبلیغ اور صرف تبلیغ کی رٹ لگانے والے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور بزرگان دین سے کتنا بغض رکھتے ہیں۔

تبلیغی جماعت نے نعرۂ رسالت لگانے والے کو قتل کر دیا

تبلیغی جماعت کی شہرت سن کر لاہور سے محمد اقبال اور محمد خان اپنے مذہبی جذبے کی تسکین کی خاطر تبلیغی جماعت کے اجتماع میں شمولیت کے لئے رائے ونڈ گئے وہاں پر محمد خان نے عشق مصطفےٰ کے جذبے سے مغلوب ہو کر نعرۂ رسالت، نعرۂ حیدری اور بابا شاہ جمال کا نعرہ لگایا۔ ان کا نعرہ حیدری لگانا تھا کہ اجتماع کے منتظمین نے محمد خان کو پکڑ لیا اور اجتماع سے نکال کر ایک کمرے میں لے گئے۔ محمد خان کے دوست محمد اقبال کو پتہ چلا تو وہ اس کی تلاش میں نکلے۔ تبلیغی جماعت کے کارکن محمد خان کو کمرے کی چھت سے لٹکائے ہوئے تھے۔ اور اسے ڈنڈوں سے زدوکوب کر رہے تھے محمد اقبال نے یہ دردناک منظر دیکھا تو وہ لرز گیا اور ان سے پوچھا کہ محمد خان نے کیا جرم کیا ہے۔ جماعت کے کارکنوں نے جواب دیا کہ رات نعرۂ رسالت اور بابا شاہ جمال کا نعرہ لگا رہا تھا۔ یہ سن کر محمد اقبال نے پوچھا کہ کیا نعرہ رسالت اور بزرگان دین کا نام لینا بھی جرم ہے۔ تو انہوں نے محمد اقبال کو پکڑ لیا اور کہا کہ اس کا جواب مولانا جنگ شیر آکر دینگے کمرے میں پہلے سے چار لڑکے اور بھی انہوں نے نظر بند کر رکھے تھے جن کی گھڑیاں اور نقدی چھین لی تھی۔ تھوڑی دیر بعد مولانا جنگ شیر وارد ہوئے اور انہوں نے آتے ہی اقبال کے سر میں ڈنڈا دے مارا جس سے وہ بے ہوش

ہو گیا۔ اسلام کے داعیوں نے بے ہوشی کے عالم میں اقبال کو بھی چھت سے لٹکا دیا اور زدو کوب کرنا شروع کر دیا۔ جب تشدد سے ان کی حالت غیر ہو گئی۔ تو تبلیغی جماعت کے منتظمین نے ان سے زبردستی ایک ایسی تحریر پر دستخط کرائے جس میں ظاہر کیا گیا کہ وہ دونوں ٹریفک کے حادثہ میں زخمی ہو گئے تھے۔

بعدازاں ان دونوں زخمیوں کو لاہور لایا گیا۔ اور چند علماء نے اپنا اثر و رسوخ استعمال کر کے دونوں کو گنگارام ہسپتال میں داخل کرا دیا۔ اور انہیں دھمکی دی کہ اگر انہوں نے اصل راز کو فاش کرنے کی کوشش کی تو انہیں زہر کا ٹیکہ لگوا دیا جائے گا۔ جنگ شیر نے اقبال کے لواحقین کو بطور ہمدردی ایک ہزار روپے امداد کی پیشکش کی جس سے اقبال کی بیوی کو شک گذرا۔ اس پر اقبال اور محمد خان کے وارثوں نے رائے ونڈ جا کر واقعہ کی تحقیقات کی۔ ادھر ہسپتال میں محمد خان اپنا ذہنی توازن کھو بیٹھا۔ اقبال مسلسل کئی دن تک بے ہوش رہا اقبال کو جب کچھ افاقہ ہوا اور اس نے ہوش سنبھالا۔ تو اس کی بیوی نے حادثے کے بارے میں دریافت کیا اقبال نے حادثے سے لاعلمی کا اظہار کرتے ہوئے اصلی واقعات بیان کئے۔ اس پر اقبال کی بیوی نسیم نے مارشل لاء حکام کو درخواست دی۔ اقبال زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے ۱۷ نومبر کو جاں بحق ہو گیا۔ ملزم پارٹی نے مقتول پارٹی پر دباؤ ڈالا کر پراسرار طریق پر اقبال کو میانی صاحب کے قبرستان میں دفن کرنا چاہا تو اس کے لواحقین نے احتجاج کیا۔ لیکن اس کے باوجود قاتلوں کی پشت پناہی کرنے والے بااثر لوگوں نے اقبال کو دفن کر دیا۔ اس پر اقبال کی بیوی نسیم دوبارہ مارشل لاء حکام سے ملی۔ اور تحقیقات کی درخواست کی۔ مارشل لاء حکام کی ہدایت پر ڈپٹی کمشنر لاہور نے نعش کا پوسٹ مارٹم کرنے کا حکم دیا۔ مقامی مجسٹریٹ حسین حسین تحسین

اور پولیس کی موجودگی میں پولیس سرجن فرید بخش ہاشمی نے قبر کھدائی اور نعش کا پوسٹ مارٹم کیا۔ پولیس سرجن نے اپنی رپورٹ میں محمد اقبال کی موت کا سبب دماغ میں لگنے والی چوٹ قرار دیا۔ سرجن نے رپورٹ میں لکھا ہے کہ سرکا زخم ساڑھے پانچ انچ گہرا ہے اور جسم کے دیگر حصوں پر ۴۵ ضربوں کے نشان ہیں۔ پولیس بھی اس تشدد آمیز واقعہ سے کانپ اٹھی اور لوگوں نے رائے ونڈ کو دلائی کیمپ سے تشبیہ دی۔ پوسٹ مارٹم کی رپورٹ سے یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ مولانا جنگ شیر کے مارے ہوئے ڈنڈے کا زخم ساڑھے پانچ انچ گہرا ہے اور متوفی کی موت اسی سے واقع ہوئی ہے۔ کاہنہ پولیس نے جنگ شیر اور اس کے ساتھیوں کے خلاف اقدام قتل اور حبس بے جا میں رکھنے کے الزام میں مقدمہ درج کر لیا گیا ہے۔ تاہم ابھی تک کوئی گرفتاری عمل میں نہیں آئی۔

تبلیغی وہابی دیوبندی ہیں

جمعیت علمائے اسلام کے رہنما مولانا عبید اللہ انور اور مولانا اجمل مبینہ طور پر قاتلوں کی پشت پناہی کر رہے ہیں۔ انہوں نے اقبال کی بیوی نسیم کو ۵ ہزار روپے دینے کی پیشکش کی۔ لیکن نسیم نے انکار کر دیا۔

محمد خان ایک مقامی چائے کی کمپنی میں بطور چپراسی ملازم تھا۔ وہ اپنا دماغی توازن کھو بیٹھا ہے۔ اس کے ہاں علاج معالجہ کے لئے پیسے بھی نہیں ہیں اس کے گھریلو اخراجات کا بار اس کا برادر نسبتی مہدی خان جو گجرات کے ایک سکول میں ٹیچر ہے پورے کر رہا ہے جبکہ اقبال کے ورثاء میں ایک بیوہ اور پانچ بچے ہیں۔ جن کا اب کوئی سہارا نہیں ہے متوفی اقبال کی ایک لڑکی اور ایک لڑکا دسویں جماعت میں زیر تعلیم ہیں۔ باقی سب بچے چھوٹے ہیں سب سے چھوٹا بچہ

دو سال کا ہے۔ جب سب لوگ عید کی خوشیاں منا رہے تھے تو ظالموں کے ظلم کا شکار بچے سارا دن قبرستان میں اپنے باپ کی قبر پہ پڑے بلکتے رہے۔ ان کے لئے عید کا چاند غم کی گھٹاؤں سے ابھرا اور آنسوؤں میں ڈوب گیا۔

بشکریہ

ماہنامہ فیضان لاہور شمارہ دسمبر ۱۹۷۷ء و

مساوات" ۳۰ نومبر ۱۹۷۷ء و نوائے وقت" ۱۹ نومبر ۱۹۷۷ء

روزنامہ حیات۔ روزنامہ مشرق" ۱۹ نومبر ۱۹۷۷ء

اور سنیئے

ماہنامہ "رضائے مصطفےٰ" گوجرانوالہ صفر ۱۳۹۸ھ

کی اشاعت میں ہے کہ

اخباری رپورٹ کے مطابق محمد اقبال و محمد خان پر تشدد سے قبل تبلیغی جماعت کے ولائتی کیمپ میں چار لڑکے پہلے سے بند کئے ہوئے تھے لیکن اس صورتِ حال کی مزید تحقیق کے لئے جب جماعت رضائے مصطفےٰ کا وفد رائے ونڈ پہنچا تو معلوم ہوا کہ صرف چار نہیں بلکہ ۳۰۔۳۵ آدمی انہوں نے بند کئے ہوئے تھے۔ نیز وہاں ایک "موت کا کنواں" بنا رکھا تھا۔ اور خام جسمانی تشدد کے علاوہ جس شخص کو واقعی مار ڈالنا چاہتے تھے اس

کو کنویں میں گرا دیتے تھے والعیاذ باللہ۔

ان محبوس افراد میں سے ایک نوجوان محمد رشید

محمد رشید کی داستان

بھی تھا۔ جو پتوکی میں ٹریکٹر کا کام کرتا ہے۔

بقول تبلیغی جماعت کے ظالم ایک نوجوان محمد رشید کے والد رحمت علی کے پرویز کو جیب تراشی کے الزام میں پکڑ کر لے جا رہے تھے۔ اتفاقاً پرویز کی محمد رشید پر نظر پڑ گئی اور اس نے محمد رشید کو آواز دی کہ اس صورت حال کی میرے گھر اطلاع دے دینا۔ بس اتنی سی بات پر ان ظالموں نے محمد رشید کو بھی پکڑ لیا۔ اور دونوں کو دو بجے دن اپنے دلائی کیمپ میں لے جا کر آنکھیں باندھ کر الٹا لٹکا دیا اور ڈنڈوں سلاخوں سے مارنا پیٹنا شروع کر دیا۔ نیز مرچیں جلا کر ان کا دھواں ان کی ناک میں چڑھایا گیا دوسرے دن کسی طرح محمد رشید کے والد کو پتہ چل گیا تو وہ چوہدری محمد اسلم چیئرمین اور دیگر چند حضرات کو لے کر تبلیغی جماعت کے دلائی کیمپ پہنچا اور بڑی مشکل سے دوسرے دن پانچ بجے شام دونوں نوجوانوں کو چھڑا کر لایا۔ اور سترہ دن محمد رشید کا علاج کرایا تب کہیں جا کر اس کو افاقہ ہوا

اسی طرح کے واقعات کی رائے ونڈ جا کر چھان بین کی جائے تو نامعلوم کتنا مظلوم انسان ان ظالموں کے پنجۂ ظلم میں گرفتار ہوں گے۔

تبلیغی جماعت کی شرعی حیثیت

یہ لوگ دراصل ایک سازش کے تحت یہ دھندا کر رہے ہیں وہ یہ کہ بظاہر عوام کو ایک نیک کام کی دعوت دے کر وہابی عقائد کی طرف لے جائیں۔ چنانچہ تجربہ

مشاہد ہے کہ تبلیغ کے چند چلوں کے بعد وہابیت کے اثرات نمایاں نظر آتے ہیں ورنہ تبلیغ کا اثر یوں پھیلتا کہ سینما کوئی نہ دیکھتا۔ زنا کی جڑھ کٹ جاتی۔ شراب خانے ویران ہوجاتے برائیوں کا قلع قمع ہوجاتا۔ لیکن معاملہ برعکس ہے کہ خود ان کے مبلغین کے کردار کی حالت ناگفتہ ہے بلکہ یار لوگوں کے اندرون خانہ کی حالت یہ ہے کہ مرد تبلیغ پر ہے تو عورت سینما کی زینت ہے۔ لڑکا بد معاشی کا استاد ہے۔ حالانکہ شرعی حکم ہے کہ پہلے انسان اپنے گھر کے افراد کو نیک بنائے۔ پھر رشتہ داران کو۔ پھر دوسروں کو۔ اور تبلیغ یہ نہیں سکھاتی کہ ماں باپ گھر میں بھوکے مر رہے ہیں لیکن مبلغ صاحب چین۔ امریکہ کی سیر و سیاحت پر ہوں۔

اور پھر یہ تبلیغ کا فروں۔ سکھوں بے دینوں کو ہونی چاہیئے تھی مسلمان پہلے کلمہ پڑھتے ہیں انہیں دوبارہ کلمہ پڑھانے کا کیا معنی اور انہیں اگر کلمہ صحیح نہیں آتا تو کیا شرعاً ان کے اسلام میں فرق آجاتا ہے۔ پھر یہ لوگ بدعت کو بُرا کہتے ہیں۔ لیکن خود بدعتی ہیں اس لئے کہ اس طرح بستر سے سر پہ اُٹھا کر مسلمانوں کو کلمہ پڑھانے کی کونسی حدیث میں ہے اور اگر یہ طریقہ اسلامی تھا تو مولوی الیاس سے پہلے کے تمام مشائخ کرام و علماء کرام بالخصوص علمائے دیوبند اس دولت سے کیوں محروم رہے۔

بہر حال ان غریبوں کی چال کو سنجیدہ طبقہ خوب جانتا ہے۔ چنانچہ ذیل میں ہم چند ایسے شواہد پیش کرتے ہیں جو سنجیدہ طبقہ نے اخبارات میں بیان دیا ہے

بھولے بھالے مسلمانوں کے شکاری

تبلیغی جماعت میں اکثریت ان بھولے بھالوں کی ہوتی ہے جنہیں دین کی باتوں

کے سیکھنے کا شوق ہوتا ہے اور کچھ لوگوں نے اپنی اکثریت کو بڑھانے کے لئے عام آدمی کو ساتھ لے لیتے ہیں کچھ جبراً بھرتی کرتے ہیں۔ کچھ لوگ سیر کے شوقین ہوتے ہیں ان دین اسلام کے نام پر دھوکہ دینے والوں کے بارے میں ایک صاحب لکھتے ہیں کہ اگر رائے ونڈ میں اتنا بڑا اجتماع ہوتا ہے۔ تو ایسے ہی اہتمام کے ساتھ ملک وملت کے دکھ درد میں یہ لوگ کیوں شریک نہیں ہوتے اور ملکی ابتلاء و قومی جد وجہد کے موقع پر یہ لوگ کہاں چھپ جاتے ہیں؛ کوئی قومی تحریک ہو۔ سیلاب آئے۔ طوفان برپا ہو۔ بھٹو دور میں شعارِ اسلام کی علانیہ بے حرمتی اور سوشلزم کا پرچار وظلم وستم کی بھرمار ہو حتیٰ کہ ۶۵ء اور ۷۱ء کی جنگ ہو۔ رائے ونڈ کے "لاکھوں پروانوں" کا کہیں پتہ ہی نہیں چلتا اور ان لوگوں کی یہی روش ہے۔ جس کی بناء پر تحریک پاکستان، تحریک ختم نبوت۔ تحریک نظام مصطفےٰ میں تبلیغی جماعت کا کوئی قابل ذکر کردار نہیں۔ یہ کہاں کی نیکی و تبلیغ ہے کہ اعلاء کلمۃ الحق اور ملک و قوم کے دُکھ درد کے وقت "تبلیغی جماعت" خاموش تماشائی بنی رہے اور حقائق سے روگردانی کرے۔

تاثرات۔ دین ملک اور قوم کے اجتماعی مسائل سے تبلیغی جماعت کی اسی لاتعلقی، بے حسی اور سنگدلی کی بناء پر اہل خبر کے ان کے متعلق مختلف تاثرات ہیں۔

اسلامی سادھو۔ جماعت اسلامی سرگودھا کے ڈاکٹر محمد سعید نے لکھا ہے
یہ تبلیغی جماعت اسلامی سادھوؤں کی جماعت ہے
(نوائے وقت ۹/۱۷)

مقابلہ سے فرار میاں ابوذر غفاری نے کہا ہے کہ تبلیغی جماعت والے جب تک بدی کا ڈٹ کر مقابلہ نہیں کریں گے ان کی کوششیں رائیگاں جائیں گی

ہم دیکھتے ہیں کہ وہ لوگ جو معاشرہ میں رہ کر بدی کا مقابلہ کر سکتے تھے ایسی راہ پر ڈال دیئے جاتے ہیں جہاں ان کا کہیں بھی بدی سے ٹکراؤ نہیں ہوتا۔ کیا یہ عمل حکم الہٰی کے مطابق ہے (نوائے وقت ۱۱/۴/۷۶)

سیاست سے لاتعلقی "نوائے وقت کے کالم نگار پیرزادہ نے لکھا ہے کہ تبلیغی جماعت کا سیاست سے اتنا تعلق بھی نہیں جتنا شرعی طور پر جائز ہے (نوائے وقت ۲۶/۱/۷۶)

قول و فعل کا تضاد تبلیغی جماعت میں بیشتر لوگ ایسے ہیں جن کی اپنی دینوی زندگی ان کی تبلیغی زندگی سے مختلف ہے بے عمل زندگی کبھی بھی دوسروں کو متاثر نہیں کرتی۔ وگرنہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ وفود گلی گلی اور قریہ قریہ دورے کریں اور اصلاح احوال کی کوئی صورت دکھائی نہ دے۔ "اداریہ روزنامہ سعادت لاہور ۲۴/۱/۷۶)

قرآن اور تبلیغی نصاب شیخ غلام احمد لکھتے ہیں "تبلیغی جماعت کے ایک دو چلوں میں آدمی نمازی تو ہو جاتا ہے مگر دیندار نہیں ہوتا الا ماشاء اللہ وہ اسی طرح سودی کاروبار کرتا ہے سینما دیکھتا ہے رشوت کھاتا ہے۔ کم تولتا ہے۔ لوگوں کے حق غضب کرتا ہے جھوٹ بولتا ہے۔ ہر مسجد میں تبلیغی نصاب کی کتاب پڑھ کر سنائی جاتی ہے خطرہ ہے کہ لوگ قرآن کو چھوڑ کر اس کو الہامی کتاب کا درجہ دے دیں گے۔ رائے ونڈ کے مرکز میں کچھ سرمایہ دار باقاعدگی سے چندہ بھیجتے ہیں جو زیادہ تر زکواۃ رشوت۔ سود اور چلہ بدل کی رقوم پر مشتمل ہوتا ہے (رسالہ المجاہد وار برٹن بحوالہ انوار الصوفیہ ستمبر ۱۹۷۵ء)

یاد رہے کہ شیخ غلام احمد تبلیغی جماعت کے ایک رہنما کے صاحبزادہ ہیں۔

تبلیغی جماعت کے عقیدے

آخر میں ہم دین کے درد رکھنے والوں کے سامنے تبلیغی جماعت کے اکابر لکھتے ہیں تاکہ خدا ترس اور غیرت اسلامی رکھنے والے لوگ ان بہروپیوں کو پہچانیں

۱۔ تبلیغیوں کا عقیدہ ہے کہ اللہ چوری کر سکتا ہے۔ جھوٹ بول سکتا ہے۔ ظلم کر سکتا ہے۔ جو کچھ گندے گھنونے کام بندے کرتے ہیں یا کر سکتے ہیں وہ سب گندے گھنونے کام کرنا اللہ کے لئے کوئی عیب نہیں نہ ان کاموں کے کرنے کی وجہ سے اس کی ذات میں نقصان آسکتا ہے

اصل عبارت :۔ چوری و شراب خوری وجہل وظلم سے معارضہ بھی کم فہمی سے ناشی ہے کیونکہ معلوم ہے کہ غلام دستگیر کے نزدیک خدا کی قدرت کا بندے کی قدرت سے زیادہ ہونا اور خدا کے مقدورات کا بندے کے مقدورات سے زائد ہونا ضروری نہیں حالانکہ یہ کلیہ مسلمہ اہل کلام ہے کہ جو مقدور العبد ہے وہ مقدور اللہ ہے۔ (ضمیمہ اخبار نظام الملک مولوی محمود حسن دیوبندی)

دوسری عبارت۔ کذب وظلم وسائر قبائح (تمام برائیوں) میں بالنظر الی ذات الباری کوئی قبح ہی نہیں یعنی ان افعال کی وجہ سے اس کی ذات اقدس میں کوئی قبح لازم نہیں ہو سکتا

(جہل المقل ص ۸۳ مصنفہ مولوی محمود الحسن دیوبندی صدر مدرس)

۲۔ تبلیغیوں کا عقیدہ ہے کہ حضور علیہ السلام کو اس معنی میں خاتم النبیین سمجھنا کہ حضور سب سے پچھلے نبی ہیں عوام یعنی ناسمجھ لوگوں کا خیال ہے سمجھدار لوگوں کے نزدیک اس میں کوئی فضیلت نہیں۔ بانی مدرسہ دیوبند مولوی قاسم نانوتوی لکھتے ہیں۔ عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیائے سابق کے زمانے کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی

ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا آخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔ (تحذیر الناس ص۳)

تبلیغیوں کا عقیدہ ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاتم النبیین ہونے میں کچھ فرق نہیں پڑسکتا۔ چنانچہ بانیٔ مدرسہ دیوبند لکھتے ہیں اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔

تحذیر الناس ص۲۸

۳۔ تبلیغیوں کا عقیدہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ شیطان اور ملک الموت کا علم ہے۔ یعنی شیطان و ملک الموت کے علم سے رسول اللہ کا علم کم ہے۔ مولوی رشید احمد گنگوہی و مولوی خلیل احمد انبیٹھی براہین قاطعہ ص۵۱ پر لکھتے ہیں یہ شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے۔ جس سے تمام نصوص کو رد کرکے ایک شرک ثابت کرتا ہے" یعنی شیطان و ملک الموت کے علم سے زیادہ رسول اللہ کا علم ماننے والا مشرک ہے یعنی شیطان و ملک الموت علم میں خدا کے شریک ہیں جب ہی تو رسول اللہ کا ان سے زیادہ علم ماننا شرک ہوا۔

۴ تبلیغیوں کا عقیدہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو بعض غیبوں کا علم حاصل ہے اس میں حضور کی کچھ خصوصیت نہیں ایسا علم غیب تو عام لوگوں کو بلکہ ہر بچے ہر پاگل کو بلکہ تمام جانوروں چوپایوں کو بھی حاصل ہے چنانچہ دیوبندی مذہب کے پیشوا مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں " اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے۔ ایسا علم غیب تو زید و عمر بلکہ ہر صبی مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کو بھی حاصل ہے (حفظ الایمان ص۸)

۵۔ تبلیغیوں کا عقیدہ ہے کہ جو مسلمان کسی نبی یا ولی کو پکارتے ہیں۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ یا غوث یا خواجہ غریب نواز۔ یا حسین یا علی کہتے ہیں یا ان کی منتیں مانتے ہیں نذر و نیاز کرتے ہیں یا کسی نبی یا ولی کو شفاعت کرنے والا جانتے ہیں وہ سب لوگ ابوجہل کے برابر مشرک ہیں۔ چنانچہ دیوبندی مذہب کے امام مولوی اسمعیل دہلوی لکھتے ہیں: "یہی پکارنا اور منتیں ماننی اور نذر و نیاز کرنی اور ان کو اپنا وکیل و سفارشی سمجھنا یہی ان (بت پرستوں) کا کفر و شرک تھا۔ سو جو کوئی کسی سے یہ معاملہ کرے گو کہ اس کو اللہ کا بندہ و مخلوق ہی سمجھے سو ابوجہل اور وہ شرک میں برابر ہے" (تقویۃ الایمان ص ۶) دیوبندیوں کے اس عقیدے کی بنا پر حسین سیکری دربار خواجہ غریب نواز و بارگاہ مسعود سالار و مزارات اولیاء کے خیرات و صدقات و نذر و نیاز اور چڑھاوے وغیرہ شرک ہوتے اس پر راضی رہنے والے اور اس خیرات و صدقات کے کھانے والے سب کے سب مشرک بلکہ ابوجہل کے برابر مشرک ہوئے۔

۶۔ تبلیغیوں کا عقیدہ ہے کہ محرم میں امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر شہادت صحیح روایتوں سے بھی بیان کرنا حرام ہے۔ ان کی نیاز کا شربت دودھ اور ان کی سبیل کا پانی پینا بھی حرام ہے۔ ان کاموں میں چندہ دینا بھی حرام ہے لیکن ہولی دیوالی کی پوریاں کچوریاں کھانا جائز ہے۔ چنانچہ تبلیغیوں کے پیشوا مولوی رشید احمد گنگوہی لکھتے ہیں "محرم میں ذکر شہادت حسین علیہم السلام کرانا اگرچہ بروایت صحیحہ ہو یا سبیل لگانا شربت پلانا یا چندہ سبیل و شربت میں دینا یا دودھ پلانا سب نادرست اور تشبہ روافض کی وجہ سے حرام ہے۔" (فتاوی رشیدیہ ص ۱۱۴ ج ۳) اور حاشیہ پر لکھ دیا لانہ کفر یعنی اس لئے کہ یہ

سب کفر ہے۔ یہی مولوی رشید احمد گنگوہی لکھتے ہیں، ہندو تیوہار یا ہولی دیوالی میں اپنے استاد یا حاکم یا نوکر کو کھیلیں یا پوری یا اور کچھ کھانا بطور تحفہ بھیجتے ہیں ان چیزوں کا کھانا استاد و حاکم و نوکر کو مسلمان کو درست ہے یا نہیں الجواب:۔ درست ہے (فتاوی رشیدیہ حصہ دوم ص۱۲۳ ج ۲

۷۔ تبلیغیوں کا عقیدہ ہے کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے۔

تقویۃ الایمان مصنفہ اسمٰعیل دہلوی ص۱۱

۸۔ تبلیغیوں کا عقیدہ ہے کہ غیب کی بات اللہ کے سوا کوئی جانتا ہی نہیں (تقویۃ الایمان ص۲) غیب کی بات اللہ ہی جانتا ہے رسول کو کیا خبر (تقویۃ الایمان ص۴۶) مولوی رشید احمد گنگوہی فتاوی رشیدیہ ص۷ حصہ سوم میں لکھتے ہیں پس اثبات علم غیب غیر حق تعالیٰ شرک صریح ہے۔

۹۔ تبلیغیوں کا عقیدہ ہے کہ حضور علیہ السلام کی تعظیم صرف بڑے بھائی کی تعظیم صرف بڑے بھائی کی تعظیم کی طرح کرنی چاہیئے چنانچہ مولوی اسمٰعیل دہلوی لکھتے ہیں۔ انسان آپس میں سب بھائی ہیں جو بڑا بزرگ ہو وہ بڑا بھائی ہے۔ سو اس کی بڑے بھائی کی سی تعظیم کیجیئے اور مالک سب کا اللہ ہے بندگی اس کو چاہیئے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اولیا انبیاء امام زادے پیر و شہید یعنی جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں وہ سب انسان ہی ہیں اور بندے عاجز اور ہمارے بھائی۔ مگر اللہ نے ان کو بڑائی دی وہ بڑے بھائی ہوئے اور ہم کو ان کی فرمانبرداری کا حکم دیا ہے۔ ہم ان کے چھوٹے ہیں (تقویۃ الایمان ص۴۸) دیوبندیوں کا عقیدہ ہے کہ امت پر پیغمبر کو ایسی سرداری حاصل ہے جیسے پٹیل کو اس کی قوم پر اور زمیندار کو اس کے گاؤں پر۔ چنانچہ مولوی اسمٰعیل دہلوی لکھتے ہیں جیسا ہر قوم کا چودھری

اور گاؤں کا زمیندار سو ان معنوں کو ہر پیغمبر اپنی امت کا سردار ہے۔
(تقویۃ الایمان صفحہ ۱۵)

۱۰۔ تبلیغیوں کا عقیدہ ہے کہ نماز میں رسول اللہ کا خیال مبارک تعظیم کے ساتھ لانا۔ زناکاری، رنڈی بازی اور اپنے بیل اور گدھے کے خیال میں قصداً ڈوب جانے سے بدرجہا بدتر ہے۔ اور ان ناپاک کاموں کے خیال سے نماز ہو جائے گی مگر رسول اللہ کے خیال سے نماز کبھی باطل ہو گی اور آدمی بھی مشرک ہو جائے گا۔ چنانچہ مولوی اسمٰعیل دہلوی لکھتے ہیں " از وسوسۂ زنا خیال مجامعت از زوجہ خود بہتر است وصرف ہمت بسوئے شیخ و امثال آں از معظمین گو جناب رسالت مآب باشند بچندیں مرتبہ بدتر از استغراق در صورت گاؤ خر خود است ..... وایں تعظیم و اجلال غیر کہ در نماز ملحوظ ومقصود می شود بشرک می کشند
(صراط مستقیم صفحہ ۸۶)

۱۱۔ تبلیغیوں کا عقیدہ ہے کہ بار بار میلاد شریف کرنا کنہیا کے جنم کی مثل بلکہ اس سے بھی بدتر ہے فرضی خرافات بری حرکت قابل ملامت اور فسق و حرام ہے چنانچہ مولوی خلیل احمد انبیٹھی و مولوی رشید احمد گنگوہی لکھتے ہیں "یہ ہر روز اعادہ ولادت کا مثل ہنود کے ہے کہ سانگ کنہیا کی ولادت کا ہر سال کرتے ہیں۔ یا مثل روافض کے کہ نقل شہادت کے اہلبیت ہر سال بناتے ہیں۔ معاذ اللہ سانگ آپ کی ولادت کا ٹھہرا اور خود یہ حرکت قبیحہ قابل لوم و حرام وفسق ہے بلکہ یہ لوگ اس قوم سے بڑھ کر ہوئے وہ تو تاریخ معین پر کرتے ہیں ان کے یہاں کوئی قید ہی نہیں جب چاہیں یہ خرافات فرضی بناتے ہیں۔
(براہین قاطعہ صفحہ ۱۴۸)

۱۲۔ تبلیغیوں کا عقیدہ ہے کہ صرف ایک اللہ کو ماننا چاہیئے۔ تمام

پیغمبروں کا یہی حکم ہے کہ اللہ کے سوا کسی کو مت مانو چنانچہ مولوی اسمٰعیل دہلوی لکھتے ہیں۔ جتنے پیغمبر آئے سو وہ اللہ کی طرف سے یہی حکم لائے ہیں کہ اللہ کو مانے اور اس کے سوا کسی کو نہ مانئے (تقویۃ الایمان صہ ۱۱)

۱۳۔ تبلیغیوں کا عقیدہ ہے کہ اللہ کی شان بہت بڑی ہے کہ سب انبیاء و اولیاء اس کے روبرو ایک ذرۂ ناچیز سے بھی کمتر ہیں
(تقویۃ الایمان صہ ۴۴ اسمٰعیل دہلوی)

۱۴۔ تبلیغیوں کا عقیدہ ہے کہ جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں۔
(تقویۃ الایمان صہ ۳۲)

۱۵۔ تبلیغیوں کا عقیدہ ہے مولوی رشید احمد گنگوہی حضرت عیسٰی روح اللہ علیہ الصلواۃ و السلام سے افضل ہیں کیونکہ انہوں نے تو صرف مردوں کو زندہ کیا مگر ہمارے گنگوہی جی نے مردوں کو زندہ کیا اور زندوں کو مرنے بھی نہ دیا۔ مولوی محمود حسن صدر مدرسہ دیوبند گنگوہی کے مرنے پر ان کی تعریف میں مرثیہ لکھتے ہیں ؎
مردوں کو زندہ کیا زندوں کو مرنے نہ دیا۔ اس مسیحائی کو دیکھیں ذرا ابنِ مریم (مرثیہ گنگوہی صہ ۲۳) اس شعر میں حضرت عیسٰی علیہ السلام سے گنگوہی کو افضل ہی بتایا اور توہین بھی کی۔ اسی طرح حضرت موسیٰ یوسف علیہ السلام کی بھی کمال توہین کی ہے اسی مرثیے کے صہ ۱۱ پر لکھتے ہیں ؎
قبولیت اسے کہتے ہیں مقبول ایسے ہوتے ہیں عبید سود کا ان کے لقب ہے یوسف ثانی
اصلی وہ ہے کہ حسین وجمیل اللہ کے بندے یوسف علیہ السلام ہیں مگر گنگوہی صاحب کے کالے کالے بندے یوسف ثانی ہیں تو گورے بندگان گنگوہی کا کیا کہنا یہ تو خدا سے بھی بڑھ گئے۔

۱۶۔ دیوبندیوں کا عقیدہ ہے کہ بانیٔ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ثانی

رشید احمد گنگوہی۔ چنانچہ ان کے مرنے پر ان کی تعریف میں مولوی محمود الحسن دیوبندی لکھتے ہیں ؎ زبان پر اہل اہوا کی ہے کیوں اُعل ہبل شاید
اُٹھا عالم سے کوئی بانیٔ اسلام کا ثانی (مرثیہ گنگوہی ص۶)

۱۷۔ تبلیغیوں کا عقیدہ ہے کہ کسی نبی یا رسول یا ولی سے بلکہ اللہ کے سوا کسی اور سے نفع یا نقصان کی امید رکھنے والا مشرک ہے چنانچہ اسمٰعیل دہلوی کی تقویۃ الایمان ص۳۰ میں لکھتے ہیں۔ مشکل کے وقت پکارنا اللہ ہی کا حق ہے اور نفع اور نقصان کی امید اسی سے چاہیئے۔ کہ یہ معاملہ کسی اور سے کرنا شرک ہے۔ مگر گنگوہی سے مانگنا عین اسلام ہے مرثیہ گنگوہی ص۹ میں ہے حوائج دین و دنیا کے کہاں لے جائیں ہم یا رب گیا وہ قبلہ حاجات روحانی وجسمانی ✤ کیونکہ گنگوہی صاحب مربی خلائق ہیں مرثیہ ص۱۲ میں ہے۔
"خدا ان کا مربی یہ مربی تھے خلائق کے
مرے مولا مرے ہادی تھے بیشک شیخ ربانی

۱۸۔ تبلیغیوں کا عقیدہ ہے جو شخص رسول اللہ کو ذاتی علم غیب بغیر عطائے خداوندی ثابت کرے اس کو کافر نہیں کہنا چاہیئے۔ بلکہ اس کے اس کفر کی تاویل کرے مولوی رشید احمد گنگوہی لکھتے ہیں۔ جو یہ عقیدہ رکھے کہ خود بخود آپ کو علم تھا بدون اطلاع حق تعالیٰ کے تو اندیشہ کفر کا ہے امام نہ بنانا چاہیئے اگرچہ کافر کہنے سے بھی زبان کو روکے اور تاویل کرے "فتاویٰ رشیدیہ ص۱۰ ج ۱

۱۹۔ تبلیغیوں وہابیوں کا عقیدہ ہے کہ شرک سے بچنا بخشش کا ذریعہ نہیں بلکہ بخشش کا دارومدار گناہوں پر ہے۔ جتنے گناہ ہوں گے اتنی ہی بخشش ہوگی اگر گناہ نہیں ہے تو بخشش بھی نہیں ہوگی۔ مولوی اسماعیل دہلوی لکھتے ہیں اس دنیا میں سب گنا ہگاروں نے گناہ کئے ہیں فرعون بھی اس دنیا میں تھا اور۔۔۔

بھی۔ اس میں بلکہ شیطانوں بھی اس ایہ ہے۔ پھر یوں سمجھئے کہ جتنے گناہ ان سب گناہگاروں سے ہوئے ہیں سو ایک آدمی وہ سب کچھ کرے لیکن شرک سے پاک ہو تو جتنے اس کے گناہ ہیں۔ اللہ صاحب اتنی ہی اس پر بخشش کرے گا۔

تقویۃ الایمان ص۱۵۱

۲۰۔ تبلیغیوں کا عقیدہ ہے محمد رسول اللہ اردو زبان میں دیوبندی علما کے شاگرد ہیں۔ رشید گنگوہی و خلیل احمد انبیٹھی براہین قاطعہ ص۲۶ پر لکھتے ہیں کہ ایک صالح مدرسہ دیوبند کی عظمت حق تعالیٰ کی درگاہ پاک میں بہت ہے کہ ایک صالح عالم علیہ السلام کی زیارت سے خواب میں مشرف ہوئے تو آپ کو اردو میں کلام کرتے دیکھ کر پوچھا کہ آپ کو یہ کلام کہاں سے آگئی آپ تو عربی ہیں فرمایا کہ جب سے علمائے مدرسہ دیوبند سے ہمارا معاملہ ہوا ہم کو یہ زبان آگئی سبحان اللہ۔ اس سے رتبہ اس مدرسہ کا معلوم ہوا۔

علاوہ ازیں

ان کے دیگر گندے عقائد و مسائل دیکھنا منظور ہو تو فقیر اویسی غفرلہ کی کتاب التحقیق الکامل فی امتیاز الحق والباطل

المعروف

دیوبندی بریلوی فرق

کا مطالعہ کیجئے

مذکورہ بالا گندے عقیدے اسی تبلیغی جماعت کے ہیں لیکن وہ ان عقائد
یا تو جانتے نہیں اگر جانتے بھی ہیں تو اپنی وہابیت دیوبندیت کو ظاہر نہیں ہونے
دیتے اس لئے

تبلیغی یا وہابی عوام بلکہ بہت سے پڑھے لکھے لوگ یہ کہتے ہیں کہ
یہ لوگ فی سبیل اللہ تبلیغ کرتے اپنا کھاتے ہیں کسی سے
کچھ نہیں لیتے اور دین کی باتیں بتاتے ہیں اور کسی مذہب سے تعلق نہیں رکھتے۔
سیدھے سادھے مسلمان ہیں تو انہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ یہ بھی ان کا پھنسانے کا
ایک ڈھنگ ہے. کیونکہ اگر وہ صاف کہہ دیں کہ ہم وہابی. دیوبندی ہیں تو اہل
سنت کے عوام ان کے دام تزویر میں نہیں آسکتے۔ اسی لئے انہیں ٹریننگ دی
جاتی ہے اور اس بات پر مضبوط کرکے بھیجا جاتا ہے کہ کسی کو نہ کہنا کہ ہم وہابی
ہیں. حالانکہ ان کے بڑے وہابیت پر ناز کرتے ہیں اور بھرپور کوشش
کرتے ہیں کہ تمام مسلمانوں کو وہابی بنا دیں چنانچہ ملاحظہ ہوں۔

مولوی محمد الیاس صاحب بانی تبلیغی جماعت نے فرمایا۔
"مولانا اشرف علی صاحب تھانوی (دیوبندی) نے دین کی بڑی خدمت
کی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ تعلیم ان کی ہو۔ اور طریقۂ تبلیغ میرا ہو۔ اس طرح
ان کی تعلیم عام ہو جائے گی" لیکن ہم دیوبندی ہونے کا اظہار نہیں کرتے
کیونکہ اظہار کرنے سے دوسرے فرقوں کے مسلمان ہماری بات بھی سننے
کو تیار نہیں ہوتے. (ملفوظات الیاس ص ۵۶)

دیکھیے تبلیغی جماعت کے بانی نے اصلی مقصد بتا دیا کہ اس نے
وہی بات نکلی جو ہم نے کہا اور مولوی اشرف علی تھانوی کی تمنا بھی
یہی تھی کہ تمام مسلمان وہابی ہو جائیں اور مولوی محمد الیاس کے تمام

اکابر وہابی تھے چند حوالے حاضر ہیں۔

(۱) مولوی رشید احمد گنگوہی نے لکھا کہ محمد بن عبدالوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں۔ ان کے عقائد عمدہ تھے وہ اوران کے مقتدی اچھے ہیں۔ وہ (محمد بن عبدالوہاب شیخ نجدی) عالم بالحدیث تھا۔ شرک اور بدعت سے روکتا تھا۔ ملخصاً (فتاوی رشیدیہ صفحہ ۵۵۱)

(۲) مولوی اشرف علی صاحب تھانوی نے کہا کہ "بھائی یہاں وہابی رہتے ہیں۔ یہاں (ہمارے ہاں) فاتحہ نیاز کے لیے کچھ مت لایا کرو (اشرف السوانح جلد ۱ صفحہ ۴۵)

اگر میرے پاس دس ہزار روپیہ ہو سب کی تنخواہ کر دوں۔ پھر خود ہی لوگ وہابی بن جائیں۔ (الافاضات الیومیہ جلد ۳ صفحہ ۶۷)

(۳) ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ نجدی عقائد کے معاملہ میں تو اچھے ہیں۔ مگر عمل میں کچھ بودے معلوم ہوتے ہیں" الافاضات الیومیہ جلد ۴ صفحہ ۵ ملفوظ ص ۲۷

(۴) بدعتی کے معنی ہیں باادب بے ایمان اور وہابی کے معنی بے ادب باایمان"

(الافاضات الیومیہ جلد ۴ صفحہ ۳۳ و صفحہ ۱۴۴)

(۵) مولوی منظور سنبھلی۔ دیوبندی تبلیغی جماعت کے سرگرم نبانی ارکان میں سے ہیں۔ وہ اپنی وہابیت کا اعتراف کرتے ہوئے لکھتے ہیں "ہم خود اپنے بارہ میں بھی صفائی سے عرض کرتے ہیں۔ کہ ہم بڑے سخت وہابی ہیں۔

(سوانح مولانا محمد یوسف صفحہ ۱۹۱)

(۶) مولوی زکریا سہارنپوری۔ تبلیغی جماعت کے موجودہ امیر ہیں۔ اور بانی تبلیغی جماعت مولوی الیاس صاحب کے حقیقی بھتیجے ہیں۔ وہ کہتے ہیں

"مولوی صاحب! میں خود تم سے بڑا وہابی ہوں

(سوانح مولانا محمد یوسف صفحہ ۱۹۳)

(۷) مولوی احمد علی صاحب جمعیت العلماء اسلام اور انجمن خدام الدین کے امیر تھے وہ ہر نماز عید غیر مقلد وہابی کی اقتداء میں ادا کرتے اور غیر مقلدین میں رشتہ بھی دیا ہوا تھا۔ یعنی وہابیوں سے نہ صرف روحانی اور اعتقادی رشتہ تھا بلکہ جسمانی تعلق بھی تھا۔ وہ خود لکھتے ہیں۔

(۸) میں ہمیشہ عید کی نماز مولانا داؤد غزنوی (غیر مقلد وہابی) کی قیادت میں ادا کرتا ہوں"۔ ہفت روزہ خدام الدین ۴ جولائی ۵۷ ص۲)

(۹) مولوی عبد المجید خادم سوہدروی کو اہلحدیث مکتب فکر کے مشہور مولوی ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی سے بھی شرف تلمذ حاصل ہے۔ آپ کو مرکزی جمعیت اہلحدیث میں بھی مقام حاصل ہے۔ آپ دیوبندی مکتب فکر کے مشہور مولوی احمد علی صاحب شیرانوالہ دروازہ لاہور کے داماد بھی تھے"۔

(کرامات اہلحدیث ص۲)

(۱۰) مولوی غلام اللہ: ایک صاحب نے آپ کی خدمت میں ایک استفتاء ارسال کیا۔ جس کا جواب آپ کے دار العلوم تعلیم القرآن کے مفتی عبد الرشید صاحب کی طرف سے مندرجہ ذیل موصول ہوا

" شیخ محمد بن عبد الوہاب علیہ الرحمۃ حنبلی المذہب بزرگ ہوئے ہیں ان کے عقائد وہی ہوں گے جو حنبلی المذہب لوگوں کے ہوتے ہیں۔ حنبلی اہلسنت والجماعت کے چار مذاہب میں سے ایک مذہب ہے اور چاروں مذہب حق ہیں"۔ ہذا واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

عبد الرشید مفتی دار العلوم تعلیم القرآن راجہ بازار راولپنڈی

۷ ذی قعدہ ۱۳۹۶ھ

حوالہ جات: مذکورہ سے ثابت ہوا کہ علماء دیوبند کی نظر میں بانی وہابیت

محمد ابن عبدالوہاب نجدی کے عقائد عمدہ ہیں وہ عامل بالحدیث تھا۔ مولوی اشرف علی تھانوی خود وہابی تھے اور لوگوں کو تنخواہ کے طور پر روپے تک دے کر وہابی بنانے کے لیے بے چین و آرزومند تھے۔ نجدی وہابیوں کو عقائد کے معاملے میں اچھا سمجھتے تھے۔ ان کے نزدیک وہابی کا معنی باایمان تھا مولوی منظور اور مولوی زکریا جیسے اکابر دیوبند خود کو "سخت وہابی" اور بڑا وہابی ہونے میں فخر محسوس کرتے تھے مولوی احمد علی صاحب وہابیوں کی اقتدا میں باقاعدگی سے ہر نماز عید پڑھتے تھے وہابیوں سے جسمانی رشتہ بھی تھا اعتقادی رشتہ بھی تھا۔ اور خود مولوی غلام خان صاحب کے مفتی بانی وہابیت محمد بن عبدالوہاب نجدی کو بزرگ سمجھتے اور علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں ان واضح حقائق اور ناقابل تردید دلائل کی موجودگی میں کون ہے جو علمائے دیوبند کی وہابیت میں شک و شبہ کرے گا۔؟

علامہ شامی :۔ اب آیئے اہل سنت احناف کے جلیل القدر امام علامہ ابن عابدین شامی حنفی علیہ الرحمۃ سے سنیئے وہ وہابیت اور بانی وہابیت ابن عبدالوہاب نجدی اور اس کی ذریت کے متعلق کیا فرماتے ہیں۔

كَمَا وَقَعَ فِي زمانا فِي اتباع عبد الوهاب الذين خرجوا من نجد و تغلبوا على الحرمين و كانوا يَنتحِلُونَ مذهب الحنابلة لكنهم اعْتَقدوا انهم المسلمون وان من خالف اعتقادهم مشركون فاستباحوا بذالك قتل اهل السنة و قتل علمائهم حتى كسر الله شوكتهم وخرب بلادهم و ظفربهم عساكر المسلمين عام ثلاث وثلثين و مائتين والف

جیسے کہ ہمارے زمانہ میں محمد بن عبدالوہاب کے ماننے والوں کا واقعہ

واکہ یہ لوگ نجد سے نکلے اور مکہ و مدینہ پر غلبہ کر لیا۔ اپنے آپ کو حنبلی کہلائے
لیکن ان کا عقیدہ یہ تھا کہ صرف ہم ہی مسلمان ہیں اور جو ہمارے عقائد
کے خلاف ہے وہ مشرک ہیں اس لئے کہ انہوں نے اہل السنت والجماعت
کا قتل جائز سمجھا اور علمائے اہل سنت کو قتل کیا یہاں تک اللہ تعالیٰ نے وہابیوں
کی شوکت توڑ دی اور ان کے شہروں کو ویران کر دیا اور اسلامی لشکروں
کو ان پر فتح دی۔ یہ ۱۲۳۳ھ کا واقعہ ہے۔

وہابی نجدی کے عقائد مسائل

جب ناظرین نے یقین کر لیا کہ یہ تبلیغی جماعت والے وہابی ہیں۔ اور
تاریخ شاہد ہے کہ نجدی عقائد خطرناک ہیں چنانچہ (۱) روضے گرانا (۲) اولیاء
کرام و دیگر جملہ اہلسنت کو کافر جاننا (۳) درود و سلام سے انکار بلکہ ان کتابوں
کو جلا دینا جس میں درود شریف کے فضائل اور صیغے جمع کئے گئے جیسے
دلائل الخیرات وغیرہ (۴) سر منڈوانا (۵) تقیہ کرنا (۶) میلاد شریف حرام
دعا کے بعد درود شریف حرام ناجائز (۷) انبیاء و اولیاء کا وسیلہ ناجائز (۸)
بتوں والی آیات اہل اسلام پر پڑھنا۔ (۹) نبی علیہ السلام کو کوئی اختیار
نہیں (۱۰) حضور علیہ السلام کے لئے کہتا تھا کہ وہ تو مر گئے۔ اب وہ
کسی کو کیا نفع یا نقصان دے سکتے ہیں وغیرہ وغیرہ
مزید تفصیل فقیر اویسی غفراللہ عنہ کی کتاب "دیوبندی وہابی کی
نشانی اور "از ابلیس تا دیوبند" پڑھیے
ناظرین! تبلیغی جماعت والوں کو اندر سے جھانک کے دیکھیں۔ تو
انشاء اللہ تعالیٰ نجدی وہابی کے عقائد و مسائل ملیں گے بلکہ ان سے دو قدم آگے

انگریز نے تبلیغی جماعت کھڑی کی یہ تو سب کو معلوم ہے کہ انگریز نے
جب ہندوستان پر قبضہ کیا تو اس
نے اسلام کا شیرازہ بکھارنے کے لیئے اسلام کے نام پر مختلف دینی اسلامی
جماعت کھڑی کیں۔ جیسے مرزائی۔ خاکساری۔ پرویزی ان میں ایک یہ وہابی
جماعت بھی ہے۔ چنانچہ مولوی الیاس بانی تبلیغی جماعت کے رہبر اعظم
مولوی اشرف علی تھانوی کے متعلق مولوی شبیر احمد عثمانی دیوبندی انکشاف
کرتے ہیں
مکالمۃ الصدرین ص۱۰ و ص۱۱ میں ہے کہ حفظ الرحمن کی اس بات کا
جواب دیتے ہوئے جناب شبیر احمد نے یہ جواب دیا کہ دیکھئے حضرت مولانا
اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ ہمارے آپ کے مسلم بزرگ و پیشوا تھے
ان کے متعلق بعض لوگوں کو کہتے ہوئے سنا کہ ان کو چھ سو روپے ماہوار
حکومت کی جانب سے دیئے جاتے تھے اسی کے ساتھ ساتھ وہ یہ بھی
کہتے تھے کہ مولانا تھانوی کو اس کا علم نہیں تھا کہ روپیہ حکومت دیتی
ہے مگر حکومت ایسے عنوان سے دیتی تھی کہ ان کو اس کا شبہ بھی نہ
گذرتا تھا۔ اب اسی طرح اگر حکومت مجھے یا کسی شخص کو استعمال کرے
مگر اس کو یہ علم نہ ہو کہ اسے استعمال کیا جارہا ہے۔ تو ظاہر ہے کہ وہ
شرعاً اس میں ماخوذ نہیں ہو سکتا۔
غور فرمائیں کہ تھانوی صاحب گورنمنٹ برطانیہ کے خیر خواہ وفادار،
ایجنٹ تھے کہ پے در پے تھانوی صاحب کو چھ سو ماہواری آتے تھے
اور یہ روپے برٹش برابر تھانوی جی کو چھ سو ماہواری بھیجتی تھی اور تھانوی
اور تھانوی صاحب یہ ماہواری چھ سو روپے وصول کرتے رہے اور

برطانوی مرضی واشاروں پر مسلمانوں میں فساد انگیزی و فتنہ پروازی کی تحریکیں اٹھاتے رہے اور برطانیہ کا حق ادا کرتے رہے۔ تھانوی جی چونکہ برٹش کے ایجنٹ وظیفہ خوار تھے اور برابر چھ سو ماہواری پاتے تھے

ازالۂ وہم : باقی رہا یہ کہ بشیر احمد کا یہ کہنا کہ آپ کو اس کا علم نہ تھا کہ یہ چھ سو کہاں سے آتے ہیں لہذا شرعاً ماخوذ نہیں۔ مگر کہنا یہ ہے کہ حکومت برطانیہ کی طرف سے چھ سو روپے ماہانہ تھانوی صاحب کو ملنا تو یقیناً ثابت ہے تو سوال یہ ہے کہ یہ کثیر رقم ماہ بماہ دیتے رہنے سے یہ کیا فائدہ تھا۔ ظاہر ہے کہ جب تک تھانوی صاحب برطانوی اشاروں پر کاربند اور عامل نہ ہوں گے اور ان کی مرضی کے کام نہ کریں گے تو یہ رقم کیوں ملے گی پھر یہ کہ تھانوی جی کے بڑے بھائی اکبر علی برٹش کے محکمہ سی۔ آئی۔ ڈی میں تھے۔ تو علم ہونا ضروری ہوا ہاں شبیر صاحب کو علم نہ ہو تو ایک حد تک درست ہے

انگریز چوکنا تھا کسے معلوم نہیں کہ انگریز بلا ضرورت ایک ٹیڈی بھی ضائع نہیں کرتا تھا۔ سوچئے کہ ان دیو بندیوں دہابیوں سے کیوں پیار کرتا تھا کیا یہ اس کے رشتہ دار تھے۔ ماننا پڑے گا کہ اتنی خطیر رقم صرف اسی لئے دیتا تھا کہ اسلامی شیرازہ بکھرے اسی لئے مولوی محمد الیاس کو نئی جماعت تبلیغی بنانے پر زر کثیر خرچ کی۔ اسی رسالہ مکالمۃ الصدرین کے ۸ میں ہے کہ مولانا حفظ الرحمن صاحب (ناظم جمعیۃ علمائے ہند دہلی) نے کہا الیاس صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تبلیغی تحریک کو ابتداً حکومت کی جانب سے بذریعہ حاجی رشید احمد صاحب کچھ روپیہ ملتا تھا۔ پھر بند ہو گیا۔ اس روایت و حکایت کا راوی معتبر ہے اور پھر جمعیۃ کلکتہ و جمعیۃ دہلی دونوں کے اراکین کی موجودگی

میں بول رہا ہے اور کسی نے اب تک اس کی تردید نہیں کی اور انگریزی رقم بند نہیں ہوئی بلکہ حاجی رشید احمد کے علاوہ کوئی اور ذریعہ مقرر ہو گیا" تو الیاس صاحب انگریز کے ایجنٹ تھے اور الیاسی تبلیغی پارٹی انگریز کے پروردہ اور انگریزوں کے مشورہ سے چلائی گئی۔ اور یہ بھی ثابت ہوا کہ حفظ الرحمن اور حاجی رشید احمد بھی انگریز کے پٹھو تھے۔ نہ صرف یہی بلکہ دیوبند مدرسہ کے اکابر مثلاً سید احمد بریلوی اسمٰعیل دہلوی اور رشید احمد گنگوہی و قاسم نانوتوی و خلیل احمد انبیٹھوی و محمود حسن دیوبندی و ڈپٹی نذیر احمد و سرسید احمد خان و نواب بھوپالی و مولوی اسحٰق دہلوی اور شبلی نعمانی صاحب سارے کے سارے انگریز کے ایجنٹ تھے۔ اور اسی ایجنٹی کے سلسلہ میں کتب وہابیہ شائع ہوئیں۔ جیسے تقویت الایمان اور تذکیر وغیرہ اور صراط المستقیم اور حفظ الایمان اور براہین قاطعہ اور تحذیر الناس اسی بل بوتے اور اشارے پر ہیں کہ مسلمان معاذ اللہ بیدین بنیں تو برطانیہ حکومت کا اقتدار قائم ہو۔ (مزید حالات تفصیل فقیر کے رسالہ "انگریز کا پٹھو دیوبندی" میں دیکھیے)

رسالہ مکالمۃ الصدرین کا تعارف

مکالمۃ الصدرین مرتبہ طاہر احمد قاسمی نبیرہ قاسم نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند رکن مجلس عاملہ آل انڈیا جمعیۃ علمائے الاسلام کلکتہ مطبوعہ رحمانی پریس دہلی جس کو مرتب کرنے کے بعد شبیر احمد عثمانی کو دکھا کر درست کرا کر پھر چھاپا گیا۔ یہ دو مولویوں دیوبندیوں کا گفتگو نامہ ہے جب کہ مولوی حسین احمد دیوبندی کانگرسی مخالفت پاکستان پر زور دیتا تھا اور دوسرا شبیر عثمانی اس کی مخالفت میں ان کے اندرونی پول کھولتا تھا۔ اب یہ رسالہ خطبات مدراس نامی کتاب کے ساتھ لاہور میں شائع ہوا ہے

تبلیغی جماعت کی گستاخیاں

اس میں اب ذرہ برابر بھی شک نہ رہا کہ تبلیغی جماعت انگریز کا کاشتہ پودا ہے

جس نے ہمارے سُنی مسلمانوں کو وہابی بنانے کی بھرپور کوشش کی اور کر رہے ہیں۔ اور گستاخیوں میں وہابیوں کے بھی استاد واقع ہوئے ہیں فقیر نے وہابی دیوبندی کی گستاخیوں میں پر ایک رسالہ المسمیٰ "التحقیق الکامل" لکھا ہے. یہاں صرف بانیٔ جماعت تبلیغی مولوی محمد الیاس کی گستاخیاں درج کی جاتی ہیں۔

(۱) بانیٔ تبلیغی جماعت نے کہا

کہ اگر حق تعالیٰ کسی سے کام کو لینا نہیں چاہے تو چاہے انبیاء بھی کتنی کوشش کر لیں تب بھی ذرا ہل نہیں سکتا اگر کرنا چاہیں تو تم جیسے ضعیف سے بھی وہ کام لے لیں جو انبیاء سے بھی نہ ہو سکے"

(مکاتیب مولوی الیاس صـ۱۰۷)

اس میں تنقیص انبیاء علیہم السلام کا پہلو صاف نظر آتا ہے۔ کہ مولوی الیاس تکبر میں آکر کہہ گیا کہ وہ انبیاء علیہم السلام سے بڑھ گیا

حالانکہ ایک نبی علیہ السلام سے کل کائنات ملکوت ہوں یا اولیاء و اغواث اقطاب کوئی بھی اعلیٰ ہونا تو درکنار برابری کا دم بھرنے والا بھی بے ایمان ہے لیکن تبلیغی جماعت کا بانی کیا کہہ گیا، سوچیئے

(۲) مولوی الیاس مذکور کے ملفوظات صـ۵۰ میں ہے کہ کنتم اھتہ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر و تومنون باللہ کی تفسیر خواب میں یہ القا ہوئی کہ تم انبیاء علیہم السلام کے لوگوں کے واسطے ظاہر کیے گئے ہو" بتائیے یہ خالص شیطانی خواب ہے یا نہیں جس کی بنیاد پر مولوی

انیاس صاحب مثل انبیاء علیہم السلام ہونے کا دعویٰ کر رہے ہیں۔ اس پر مزید تفصیل کی ضرورت نہیں اس لئے کہ "العاقل یکفیہ الاشارۃ اور یہاں اشارہ نہیں بلکہ صریح گستاخیاں ہیں۔ اگر کوئی نہیں مانتا تو ہمارا کام تھا بتانا

بھیڑ کی صورت لیکن بھیڑیئے سے بدتر

ہمارے عوام کی ظاہری صورت کو دیکھتے ہیں تو اللہ ہیں کو ستے ہیں کیونکہ ان لوگوں کی نیکی نماز۔ عبادت زہد۔ تقویٰ بے۔ پُر فریب اور چندہ نہیں مانگتے۔ بندہ مانگتے ہیں۔ اپنا خرچ کھاتے ہیں۔ مسجدوں میں گذارتے ہیں بستر سر پر اٹھا کر اللہ کی رضا پر لوگوں کو اللہ اللہ سکھاتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ لیکن ہمارے مسلمان بھائیوں کو شاید یہ معلوم نہیں کہ ابلیس بھی کبھی شیخ نجدی کا بھیس بدل کر مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی دشمنی کا مظاہرہ کرتا ہے۔ ہم چند واقعات پیش کرتے ہیں جن سے معلوم ہوگا کہ دشمنانِ اسلام جب تک ایسا روپ نہیں دھارتے اس وقت تک اپنے مشن میں کامیاب نہیں ہوتے۔

دشمنِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نیک آدمی کی صورت میں

محدث کبیر امام ابو یعلیٰ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی اور صاحب ابریز نے اسے اپنی کتاب میں نقل کیا

عَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ فِیْنَا شَابٌّ ذُوْ عِبَادَةٍ وَّ زُھْدٍ وَّ اجْتِھَادٍ فَسَمَّیْنَاہُ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم

حضرت انس بیان کرتے ہیں کہ مدینے میں ایک بڑا ہی عابد و زاہد نوجوان تھا ہم نے ایک دن حضور سے اس کا تذکرہ کیا۔ حضور اسے نہیں

فَلَمْ يَعْرِفْهُ وَوَصَفْنَاهُ بِصِفَتِهٖ
فَلَمْ يعرفه فَبَيْنَمَا نَحْنُ كَذَالِكَ
اِذَا اقبل فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
هُوَ هٰذَا فقال اِنّى لَاَرٰى
عَلٰى وَجْهِهٖ سَفْعَةً مِّنَ
الشَّيطَان فَجَاءَ سلم فَقَالَ
لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰه صلى الله عليه
وسلم اَجَعَلْتَ فِىْ نَفْسِكَ اَنْ
لَيْسَ فى القوم خَيْرٌ مِنكَ فقال
اللّٰهُمَّ نعم ثم وَلّٰى فَدَخَلَ
المَسْجِدَ فقال رَسُوْلُ اللّٰه صلى
الله عليه وسلم مَنْ يَقْتُلُ الرَّجُلَ
فقال ابوبكر انا فَدَخَلَ فَاِذَا هُوَ
قَائِمٌ يُصَلِّى فقال ابوبكر كَيْفَ
اَقْتُلُ رَجُلًا وَهُوَ يُصَلِّى وَقَدْ نَهَانَا
النبى صلى الله عليه وسلم مَنْ
قتل المصلين فقال رسول الله
صلى الله عليه وسلم من يقتلُ
الرجل فقال عمر انا يا رسول
الله فَدَخَلَ المسجدَ فَاِذَا هُوَ
ساجدٌ فقال مثل ما قَالَ ابوبكر

جان سکے پھر اس کے حالات و
اوصاف بیان کیے جب بھی حضور
اسے نہیں پہچان سکے یہاں تک کہ
ایک دن وہ اچانک سامنے آگیا
جیسے ہی اس پر نظر پڑی۔ ہم نے
حضور کو خبر دی کہ یہ وہی نوجوان۔
ہے حضور نے اس کی طرف دیکھ
کر ارشاد فرمایا میں اس کے چہرے
پر شیطان کے دھبے دیکھتا ہوں
پھر وہ حضور کے قریب آیا اور
سلام کیا۔ حضور نے اس سے مخاطب
ہو کر فرمایا کیا یہ بات صحیح نہیں ہے،
کہ تو ابھی اپنے دل میں یہ سوچ
رہا تھا کہ تجھ سے بہتر یہاں کوئی
نہیں ہے اس نے جواب دیا۔
ہاں اس کے بعد جیسے ہی وہ مسجد
کے اندر داخل ہوا۔ حضور نے
آواز دی کہ کون اسے قتل کرتا
ہے۔ صرف ابوبکر نے جواب دیا۔
میں۔ جب اس ارادہ سے وہ مسجد
کے اندر گئے تو اسے نماز پڑھتا دیکھا

ولو ادلا رجعن فقد رجع
من هو خیر منی فقال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مہ یا عمر فذکر لہ فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم من یقتل الرجل فقال
علی انا فقال
انت تقتلہ ان وجدتہ فدخل
المسجد فوجدہ قد خرج
فقال اما واللہ لو قتلہ
لکان اولھم واخرھم و
لما اختلفا فی امتی اثنان
اخرجہ ابن ابی شیبہ
ابریز شریف ص ۲۷۷
حجۃ اللہ علی العالمین ص ۵۵۵
مطبوع قدیم
و جدید ص
و خصائص کبری ص ۱۴۷ ج ۲
و فتح الباری ص ۲۶۴ ج ۱۳

تو واپس لوٹ آئے اور اپنے دل
میں خیال کیا کہ ایک نمازی کو
کیسے قتل کروں جب کہ حضور نے
نمازی کے قتل سے منع کیا ہے پھ
حضور نے آواز دی کون اسے قتل
کرتا ہے حضرت عمر نے جواب دیا
میں وہ مسجد کے اندر گئے تو
اس وقت نوجوان سجدہ
حالت میں تھا وہ بھی اسے نما
پڑھتا دیکھ کر حضرت ابوبکر کی
طرح واپس لوٹ آئے پھ
حضور نے آواز دی کہ کون ا
قتل کرتا ہے حضرت علی نے جوا
دیا میں حضور نے فرمایا تم ا
ضرور قتل کردو گے بشرطیکہ و
تمہیں مل جائے لیکن جب حضر
علی مسجد کے اندر داخل ہو
تو وہ جا چکا تھا
حضور نے ارشاد فرمایا اگر تم اسے قـ
کر دیتے تو میری امت کے جھ
فتنہ پردازوں میں سے یہ پہلا او

آخری شخص ثابت ہوتا میری امت
کے دو افراد بھی آپس میں کبھی نہ
لڑتے۔

فوائد واقعہ مذکورہ پر غور کیجئے کہ شخص مذکور شرعی احکام کا کتنا بڑا پابند تھا لیکن حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ کرم اور آپ کے عشق و پیار سے یکسر خالی تھا۔ اسی لئے حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو بار بار متوجہ کرنے کے باوجود آپ نے اس کی جان بچانے سے انکار فرما دیا۔ اگرچہ باطنی طور پر آپ اس کے حالات سے پوری طرح سے واقف تھے چنانچہ جب وہ شخص حاضر ہوا تو آپ نے فرما دیا کہ "انی لاری علی وجهه سفعة من الشیطان" یعنی میں اس کے چہرے پر شیطانی دھبے دیکھتا ہوں اور اسے مخاطب ہو کر اس کے اندرونی مرض (بغض و دشمنی نبوت) کا پتہ بھی دے دیا۔ چنانچہ اس کے ساتھ خطاب کے الفاظ مبارکہ یہ ہیں کہ اجعلت فی نفسک ان لیس فی القوم خیر منک فقال اللھم نعم یعنی کیا تو نے ابھی دل میں یہی سوچا کہ تجھ سے بہتر و برتر کوئی نہیں، اس کے منہ نکلا ہاں یہی خیال تھا

(۲) غور فرمائیں کہ ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کی وسعت کتنی ہے کہ نہ ہر بندے کے حالات سے باخبر ہیں بلکہ آپ ہر ایک کے اندرونی معاملات کو بھی خوب جانتے ہیں اس کی مزید تفصیل فقیر کے رسالے علم غیب میں ہے۔

(۳) پھر غور کیجئے کہ اس شخص کے اتنا بہت بڑے زہد و تقویٰ کے باوجود رحمۃ للعالمین امت کے غم میں ساری رات رونے والے کریم رحیم شفیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے قتل کرنے کا حکم صادر فرمایا اور نہ صرف ایک

بلکہ بار بار اور وہ بھی جلیل القدر صحابہ اور خلفائے راشدین جیسی شخصیات کو پھر جب وہ قتل نہ ہوسکا تو افسوس فرماتے ہوئے فرمایا "اما واللہ لو قتلتہ لکان اول سہم وآخرھم ولما فی امتی اثنان یعنی اگر وہ قتل کیا جاتا تو ملا فی سبیل اللہ فساد' کا یہی پہلا اور آخری مقتول ہوتا اور تا قیامت مذہبی جھگڑا اور اختلاف بھی دنیا سے اٹھ جاتا۔

(۴) ثابت ہوا کہ یہ جھگڑے اور فسادات مثلاً کبھی سنی شیعہ فساد اور کبھی گیارہویں عرس حرام اور کبھی میلاد و جلوس بارہ ربیع الاول شریف کے عدم جواز پر لڑائی غرضیکہ گھر گھر میں شرارتیں برپا کرنا اسی نیک انسان یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دشمن کی معنوی اولاد سے ہے۔

نیکی نما دو کتے ہم نے پہلے عرض کیا ہے کہ انگریز اسلام دشمنی میں ہر طرح کے حربے استعمال کرتا ہے اس کا سب سے بڑا حربہ یہی ہے کہ اسلامی شعار پر سختی سے پابندی کرا کر اندرونی طور اسلام کی جڑیں نہ صرف کھوکھلی کرے بلکہ ہر ممکن اسے مٹا دے بلکہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس پر حملہ کرنا اس کا اصلی منشا ہے چنانچہ پڑھئے حضرت نورالدین زنگی قدس سرہ کا خواب

نورانی حکایت چھٹی صدی ہجری میں شام کے ساحل پر مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان خونریز جنگیں ہو رہی تھیں اور دوسری طرف دمشق کا مرد مجاہد سلطان نورالدین اپنے چند ہزار فدا کاروں کے ساتھ کفر کے اس سیلاب کو روکنے کے لئے کھڑا تھا۔ اس نے خلفائے بغداد و مصر سے خدا کا واسطہ دے دے کر امداد طلب کی مگر کسی کے کانوں پر جوں تک نہ رینگی۔ آخر اس نے خداوند عالم کی ذات پر بھروسہ کر کے نہایت

کے طوفان کو روکنے کا تہیہ کر لیا۔ خوب معرکے ہوئے اور ہر بار اللہ والوں کا پلڑا بھاری رہا۔ عیسائیوں نے سوچا کہ اگر بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کا وجودِ مقدس ہی مدینہ طیبہ سے اڑا لائیں تو انہیں اپنے مذہب کے بارے میں جو خوش فہمیاں ہو رہی ہیں وہ دور ہو جائیں گی۔ ان کے ذہنوں میں اپنے نبی علیہ السلام سے متعلق جو حیات بعد از ممات کا تصوری عقیدہ بنا ہوا ہے وہ مٹ جائے گا۔ اور وہ اس جوش و خروش سے نہیں لڑ سکیں گے جیسا کہ اب لڑتے ہیں۔ چنانچہ دو عیسائیوں کو بہت سا ساز و سامان دے کر مدینہ عالیہ روانہ کیا گیا۔ یہ فرنگی مغربی حاجیوں کے لباس میں مدینہ منورہ وارد ہوئے شہر کے فقراء مساکین میں بہت سی رقم بطور خیرات کے تقسیم کی۔ حرم نبوی کے شیخ اور خدام کو بھی بہت کچھ نذر کیا اور نہایت عقیدت اور وارفتگی سے مسجد نبوی میں بسر کرنے لگے

سُرنگ

جب اہل مدینہ پر ان فرنگیوں نے اپنی ریاضت عبادت کا سکہ جما لیا۔ تو پھر وہ کام کی طرف متوجہ ہوئے۔ حجرہ شریف کے ساتھ شمالی جانب امہات المومنین کے جو مکانات تھے۔ وہ داخل مسجد ہو چکے تھے صرف جنوبی طرف کے مکانات قریب پڑتے تھے۔ انہوں نے قبلہ کی دیوار کے قریب تر مکان کرایہ پر لے لیا۔ اب ان کے راستے میں اور کوئی مشکل حائل نہ تھی۔ ان بدبختوں نے وجود گرامی کو قبر شریف سے نکالنے کے لئے اس مکان سے سرنگ نکالنی شروع کر دی۔ رات کو کھودتے اور صبح سویرے مشک میں بھر کر بقیع میں لے جا کر پھینک دیتے پھر ان مشکوں کو پانی سے بھر کر دن بھر جنت البقیع اور قبا وغیرہ کی زیارتگاہوں میں گھوم گھوم کر پانی پلاتے۔ اگر کوئی ان سے حالات دریافت کرتا تو نہایت

مسکینی سے کہتے کہ "ہم تو محض اس لئے ترک وطن کر کے یہاں آئے ہیں کہ جوار رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں رہ کر عبادت اور اطاعت الٰہی میں زندگی بسر کریں"۔

مدینہ کے لوگوں نے جب ان کی پر فریب عبادت۔ اطاعت۔ خیرات۔ صدقات اور انہیں قبا و احار تک مشکیں بھر بھر کر پانی پلاتے دیکھا۔ تو ان کے گرویدہ ہو گئے۔ ہر محلہ اور ہر گھر میں ان کی نیکی کا چرچا ہونے لگا۔ اور کسی کو یہ گمان تک نہ ہو سکا کہ اس زہد و ریاضت کے پردہ میں شیطان اپنی پوری قوت سے کام کر رہا ہے اور یہ دو نمائندگان رسول صلی اللہ علیہ وسلم بد باطن فرنگی ہیں اور حضرت کے وجود مقدس کو منتقل کرنے کی غرض سے اپنے لیل و نہار سرنگ کھودنے میں بسر کر رہے ہیں۔ بلکہ جوں جوں دن گذرتے گئے۔ ان کی نیکی اور پرہیز گاری کا چرچہ بڑھتا گیا۔ یہاں تک کہ وہ سرنگ کھودتے کھودتے حجرہ شریف تک جا پہنچے۔

خواب

انہیں ایام میں ایک رات سلطان نورالدین نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ دو گورے آدمیوں کی طرف اشارہ کر کے فرماتے ہیں "اے نورالدین مجھے یہ دو کتے تنگ کر رہے ہیں اور تو بے خبر سو رہا ہے"

سلطان گھبرا کر اٹھ بیٹھا۔ صبح کو علماء و فضلاء طلب کر کے ان سے تعبیر پوچھی۔ مگر کسی پر اصل کیفیت منکشف نہ ہو سکی۔ سلطان کے شہر کے فقراء و مشائخ کو بلا کر صدقہ دیا اور بہت کچھ خیرات کی۔ سارا دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی پر درود پڑھتا رہا۔ رات ہوئی تو پھر حضور علیہ السلام کی زیارت ہوئی اور دو فرنگی چہرے دکھا کر ارشاد فرمایا۔

نورالدین دیکھتا نہیں مجھے یہ دو کتے ستا رہے ہیں۔ بادشاہ کی شدتِ خوف سے چیخ نکل گئی۔ بستر سے اٹھ کر فوراً وضو کیا۔ اور مدینہ کی طرف منہ کر کے کہنا شروع کیا۔ اے لولاک لما کے مالک تیرا غلام تیرے ارشاد کے مفہوم کو سمجھنے سے قاصر ہے۔ صاف صاف فرمائیے کہ آپ غلام سے کیا چاہتے ہیں۔ محل سرا سلطانی میں ایک کھلبلی سی مچی ہوئی تھی۔ بیگمات اور خادمائیں سلطان کے اس گریہ پر دل ہی دل میں گھلی جاتی تھیں۔ امراء و مشائخ الگ اندوہناک تھے کوئی بات سمجھ میں نہ آتی تھی۔ سلطان نے صبح کو پھر علماء مشائخ کو طلب کیا اور وزرا سے مدینہ طیبہ کی بابت پوچھا۔ سب نے یہی جواب دیا۔ کہ حجاج اور وزراء جو ارض پاک سے آئے ہیں۔ بیان کرتے ہیں کہ مدینہ آباد اور پررونق ہے روضۂ مطہرہ اور مسجد نبوی پر ہر وقت زائرین کا ہجوم رہتا ہے کوئی حادثہ سننے میں نہیں آیا۔ سلطان نے پھر خزانے کے دروازے کھلوا دیئے۔ شہر و مضافات کے محتاجوں اور مسکینوں کو بلا کر مالامال کر دیا۔ مساجد میں چراغاں کیئے گئے اور درود خوانی کی مجلسیں مرتب کی گئیں۔ رات کو دیر تک اوراد و اذکار میں مصروف رہا۔ اور بستر پر سونے کے لیئے نہ گیا۔ بلکہ جائے نماز پر پڑ رہا۔ مگر جونہی اونگھ آئی کیا دیکھا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہیں اور دو فرنگیوں کی طرف اشارہ کر کے فرماتے ہیں۔ دیکھتے ہو نورالدین یہی دو کتے مجھے تنگ کر رہے ہیں۔ نورالدین یہی دو کتے مجھے تنگ کر رہے ہیں۔ نورالدین فوراً چونک پڑا کہ مدینہ منورہ میں ضرور کوئی حادثہ گزرا ہے۔ موگری اٹھا کر گھڑیال پر ماری جس پر خادمائیں اور بیگمات دوڑ کر آگئیں۔ سلطان نے خواجہ سرا سے فرمایا کہ ابھی میرے وزیر جمال الدین موصلی کو اطلاع کرو کہ علی الصبح بیس سواروں کے ہمراہ میں مدینہ منورہ جاؤں گا۔ صبح صادق طلوع ہوئی سلطان نے غسل کر کے

کپڑے بدلے اور صبح کی نماز مسجد میں جا کر ادا کی اور پھر گھوڑے پر سوار ہو کر
ہمراہیوں کے ساتھ ارض مقدس روانہ ہو گیا۔

سلطان مدینہ میں

دمشق سے بیت المقدس اور بیت المقدس سے تبوک او
تبوک سے خیبر آتا چلا جا رہا تھا۔ اگرچہ جمال الدین موص
بہت جفاکش اور بہادر سپاہی تھا مگر وہ گھوڑا ساتھ نہیں ملا سکتا تھا سرباز
اور جاں نثار ہمراہی بھی پیچھے گرد پھانکتے چلے آ رہے تھے۔ راستے میں گھوڑے
بدلتے رہے۔ مگر سوار نہ بدلے۔ ہفتوں کا سفر دنوں میں اور دنوں کا گھنٹوں میں
طے کر کے زمین کی طنابیں ملاتے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پروانے
سولہویں دن بلا اطلاع مدینے جا پہنچے داڑھی خاک میں اٹی ہوئی تھی چہرے
غبار آلود ہو رہے تھے۔ لباس پر گرد سے کئی تہیں جم رہی تھیں۔ ادب کا تقاض
کہ نہا دھو کر باریاب ہو۔ مگر دل بیقرار تھا۔ آنکھیں چاہتی تھیں کہ ایک لمحہ کا بھی
توقف نہ ہو۔ گھوڑوں کو جبل سلع کے قریب نفس زکیہ کے آستان پر چھوڑا او
خود اسی ہیئت کذائی سے روضۂ مطہرہ پر جا پہنچا۔ مسجد نبوی و حجرہ شریف کو بخیر
خوبی دیکھ کر خدا کا شکر ادا کیا مگر طبیعت فکر مند تھی شیخ الحرم کو بلا کر روض
مبارکہ اور شہر کے حالات دریافت کئے۔ اس نے تسلی دی۔ مگر دل تو تین راتوں تک
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا عتاب آمیز فرمان سن چکا تھا۔ شہر کے ہر محلہ میں سلطا
کے اس طرح بلا اطلاع آنے کی خبر پہنچ چکی تھی حاکم شہر گھبرا کر دوڑا دوڑا آیا او
اس نے یکایک تشریف لانے کا سبب پوچھا۔ سلطان نے تنہائی میں جا کر سارا ماجرا
کہہ سنایا۔ امیر نے کہا کہ جو دو چہرے جناب کو خواب میں دکھائے گئے ہیں کیا
آپ انہیں پہچان لیں گے۔ سلطان نے کہا کیوں نہیں۔ جن شکلوں کو میں مسلسل
تین راتوں تک دیکھتا ہوں وہ کیسے بھول سکتا ہوں۔ امیر نے کہا اس

کی آسان صورت یہ ہے کہ آپ مسجد نبوی میں جا کر بیٹھ جائیں میں سلام اور ملاقات کے بہانے سے مدینہ طیبہ کے تمام آدمیوں کو سامنے سے گذاروں گا یہ تجویز سلطان کو بہت پسند آئی چنانچہ اس نے جلدی جلدی غسل کیا اور کپڑے بدل کر مسجد نبوی میں آبیٹھا۔

راز کھل گیا مدینہ منورہ کے باشندے آنے شروع ہو گئے سلطان ہر شخص سے اس کے مرتبے کے موافق سلوک کرتا رہا۔ ہزار ہا روپے ان میں خیرات و صدقات کے طور پر تقسیم کیے۔ آمد و رفت کا سلسلہ ظہر تک جاری رہا۔ ان میں سلطان کو وہ آدمی نظر نہ آئے۔ پوچھا گیا اور کوئی شخص باقی نہیں رہا۔ امیر نے کہا۔ تمام آدمی حاضر ہو چکے ہیں صرف دو مغربی (انگریز) حاجی نظر نہیں آرہے میرا خیال ہے جنت البقیع میں لوگوں کو پانی پلاتے پھر رہے ہوں گے۔ اگر آپ حکم دیں تو ان کو طلب کر لیا جائے فرمایا۔ ہاں۔ امیر کے ایک آدمی ان کو بلانے کی غرض سے روانہ ہوا۔ اتنی دیر میں کہ وہ آئیں۔ اہل مدینہ میں سے ان لوگوں نے جو ان شیطانوں کے زیر بار احسان تھے۔ ان کی تعریف میں زمین و آسمان کے قلابے ملانے شروع کیے جب وہ پیش ہوئے تو سلطان جو گھڑی بھر سے ان کے زہد و ورع اور دینداری و خدا شناسی کی تعریفیں سن رہا تھا انہیں دیکھ کر حیران رہ گیا۔ نگاہیں ان کے چہروں پر اس طرح تھیں کہ ٹک کر رہ گئیں۔ امیر نے پوچھا کیوں ان میں کوئی خاص بات نظر آئی ہے۔ سلطان بولا صدق اللہ و صدق رسول النبی الکریم اے عزیز مجھے سچے خدا کے سچے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے تین رات انہیں دو آدمیوں کا چہرہ دکھایا ہے مگر یہ جاننے کے باوجود سلطان نے احترام کے ساتھ ان سے ہاتھ ملایا۔ اور گفتگو شروع کی۔ باتیں کرتے کرتے سلطان کھڑا ہو گیا اور ان کے ساتھ اس گھر میں گیا جہاں وہ ٹھہرے ہوئے تھے۔ سلطان نے کھوج لگانے

کی بڑی کوشش کی مگر کوئی خاص بات نظر نہ آئی۔ مایوس ہو کر جب واپس لوٹنے لگا تو فرش کے نیچے کوئی چیز ہلتی نظر آئی۔ فرش کو اٹھوایا تو نیچے ایک لکڑی کا تختہ نظر آیا۔ اسے اٹھوایا تو نیچے سرنگ دکھائی دی جو حجرہ شریف کی طرف کافی دور تک کھودی جا چکی تھی۔ اسی وقت دونوں فرنگیوں کو گرفتار کر لیا گیا اور فرمایا۔ کہ ٹھیک بتاؤ کہ تم کون لوگ ہو اور یہ کیا کر رہے تھے انہوں نے کہا ہم اپنی حکومت کی طرف سے اس لئے بھیجے گئے تھے کہ رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی نعش کو نکال کر روم میں لے جائیں۔ بجلی کی طرح یہ خبر سارے شہر میں پھیل گئی سارے کے سارے روضۂ مبارک پر جمع ہو گئے۔ ایک قاری نے قرآن مجید کی یہ آیت تلاوت کی اِلَا تقاتِلُونَ قَوماً نَکثُوا اَیمانَھُم وَھَمُّوا بِاِخراجِ الرَّسُولِ وَھُم بَدَؤُکُم اَوَّلَ مَرَّۃٍ اَتَخشَونَھُم فَاللّٰہُ اَحَقُّ اَن تَخشَوہُ اِن کُنتُم مُؤمِنِین (یعنی تم ان لوگوں سے کیوں نہیں لڑتے جنہوں نے اپنی قسمیں توڑ ڈالیں اور رسول کے نکالنے کا ارادہ کیا۔ انہوں نے تمہارے ساتھ پہلے چھیڑ کی۔ کیا تم ان سے ڈرتے ہو۔ پس اگر ایمان رکھتے ہو۔ تو اللہ زیادہ حقدار ہے کہ تم اس سے ڈرو۔

دو کتے مارے گئے

غصّے سے سلطان کی آنکھیں شعلہ جوالہ بن رہی تھیں۔ حکم دیا کہ حجرہ شریف کے قریب ہی ان بدمعاشوں کو قتل کر دو۔ چنانچہ وہ ناہنجار حجرہ شریف کے متصل دیوار کے نیچے قتل کر دیئے گئے۔ سلطان دیر تک اللہ کے اس انعام پر روتا رہا۔ کہ اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کام کے لئے اسے ہی پسند فرمایا۔ ورنہ اگر سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ کی طرف سے اس امر کی ایک غریب حبشی نژاد کو اشارہ ہوتا تو وہ بھی ان کم بختوں کو ٹھکانے لگا سکتے تھا۔

سلطان نے حجرہ شریف کے دیواروں کو ہر طرف سے کھدوا کر ان میں سیسہ پلوا دیا۔ تاکہ آئندہ پھر کسی کو ایسی غلط کاری کی جرأت نہ ہو۔ چنانچہ روضہ مبارک میں سیسہ کی دیوار اب تک موجود ہے۔

اس حکایت سے مندرج ذیل فائدے حاصل ہوئے

فوائد (۱) حضور علیہ السلام دنیا کے جملہ حالات کو جانتے اور آنکھوں سے ملاحظہ فرما رہے ہیں ۲۔ ہر امتی کی نیکی اور برائی آپ کے سامنے ہے تبھی آپ نے عرب کے سربراہوں کو چھوڑ دُور کے حبشی غلام یعنی نور الدین سلطان مرحوم کو زیارت سے نوازا۔ ۳۔ انگریز ہمارا بدترین دشمن ہے یہانتک کہ اس بخت نے اپنے گندے عزائم کو نہ صرف ظاہر کیا بلکہ اس کو عملی جامہ پہنانے میں سر دھڑ کی بازی لگادی اور ایسے ہی قیامت تک جدوجہد کرے گا ہمیں اس کو جانی ایمانی دشمن سمجھنا لازمی ہے۔ ۴۔ کبھی دین کے دشمن دین و اسلام کے خیر خواہ بن کر بلکہ دین کے ٹھیکیدار دکھلا کر دین کی مضبوط دیوار کو ڈھانے کی کرتے ہیں۔ ۵۔ عوام کو پھسلانے اور بہکانے اور اپنے دام تزویر میں پھنسانے کے لئے نیکی اور تقویٰ و پرہیزگاری کا لبادہ اوڑھتے ہیں۔ ۶۔ اپنے خرچہ پر دین کی خدمت کا جھانسہ دینا اکثر دشمنان اسلام کا ایک حربہ ہے۔ جبکہ بظاہر ان کے اسباب ناپید ہوں۔ جیسے تبلیغی جماعت والوں کا حال ہے کہ کروڑوں روپے خرچ کر رہے ہیں لیکن کہتے ہیں ہم چندہ مانگتے ہیں چندہ نہیں مانگتے کیونکہ چندہ انہیں غیب سے مل رہا ہے۔ سوچیئے وہ چندہ انہیں کہاں سے آتا ہے۔ ۷۔ تبلیغی جماعت والوں کی دین کی خدمت کی محنت ان دو انگریزوں کی محنت و مشقت سے عشر عشیر (دسواں) بھی نہیں اور نہ ہی ان کی نیکی کے مقابلہ میں ان کی دال گلتی ہے لیکن دیکھا آپ نے کہ ایسے امام الانبیاء علی نبینا علیہم السلام نے دو کتے کہہ کر نور الدین سلطان مرحوم

کو ان کے قتل کرنے کا حکم صادر فرمایا (۹) دین اسلام کا لبادہ اوڑھنے والوں کے دام تزویر میں عوام بہت جلد پھنستے ہیں اسی لئے تبلیغی جماعت والوں نے ایسا طرز اختیار کیا کہ انہیں دیکھ کر عوام حیران اور دنگ ہو جاتے ہیں

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قاتل

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے قاتل کا نام عبدالرحمن بن ملجم تھا اور کتنا وہ بدبخت متصور ہوتا ہے جب کہ اس نے شیر خدا کو شہید کر ڈالا لیکن یقین مانیئے کہ وہ صرف کلمہ گو اور اسلام کا مدعی نہ تھا۔ بلکہ بہت بڑا نیک۔ متقی۔ پرہیز گار یہانتک کہ مرتے دم تک تلاوت قرآن مجید اور ذکر الٰہی کا ترک نہ کیا۔ چنانچہ تاریخ خمیس میں اس کے قتل کی روایت یوں ہے کہ روغن نفط اور بورے لاکر جمع کیئے اور چاہا کہ آگ میں جلادیں مگر حضرات عبداللہ بن جعفر حضرت حسنین۔ محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہم نے کہا۔ ٹھہر جاؤ اس ملعون کو اس طرح قتل نہ کرو پہلے ہم اپنا دل خوش کر لیں اور اس کو اس کی حرامزدگی کا مزہ چکھالیں۔ یہ کہہ کر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ ابن ملجم کے دونوں ہاتھ پاؤں کاٹ ڈالے اس نے اُف تک نہ کی پھر لوہے کی کیل آگ میں خوب گرم کی جب وہ سُرخ ہو گئی تو اس کی آنکھوں میں پھیر دی پھر بھی وہ سخت جان نہ گھبرایا البتہ یہ فقرہ کہا کہ تم نے اپنے چچا کی آنکھوں میں خوب گرم سرمہ لگایا بعدہٗ یہ سورت شروع کردی " اقرا باسم ربك الذی خلق " یہاں تک کہ پوری سورت ختم کی حالانکہ اس وقت دونوں آنکھیں پانی ہو کر اس کے رخساروں پر بہہ رہی تھیں۔ پھر لوگوں نے اس کی زبان کاٹنا چاہا اب وہ گھبرا اٹھا جب سبب پوچھا گیا تو کہا میری گھبراہٹ صرف اس لئے ہے کہ میں نہیں چاہتا کہ میں دُنیا میں ایک ساعت بھی ذکر الٰہی کے بغیر زندہ رہوں اس کے بعد لوگوں نے اس کی زبان کاٹ کر زنبیل میں لپیٹ کر آگ میں جلا دیا

درسِ عبرت مسلمانو! تم تبلیغی جماعت والوں کے ظاہری حالت کو دیکھ کر لٹو ہو جاتے ہو۔ الٹا ہمیں کوستے ہو کہ ایسے لوگوں کی مذمت اچھی نہیں۔ بخدا یہ غریب تو ابن ملجم بدبخت کی نیکی کی گرد کو بھی نہیں پہنچتے بلکہ اس کے معتقدین کا یہ حال تھا کہ اس کے مرنے کے بعد بڑے علماء و فضلاء (خارجیوں نے لمبے چوڑے قصیدے اور مرثیے لکھے جسے سن کر آج کا مسلمان انگشت بدندان ہو جاتا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قاتل اور اتنا بڑا نیک توبہ توبہ۔

لیکن سنیئے فقیر اویسی غفرلہٗ اس بدبخت کے عقید تمند علماء کے قصائد میں صرف دو شعروں کا ترجمہ پیش کرتا ہے وہ ابن ملجم کے حق میں لکھتا ہے کہ ایک مرد متقی کی کیا خوب ضرب تھی جس سے اس کی نیت تھی کہ مالک عرش کی رضا و خوشنودی حاصل کرے۔ اس مرد نیک کو جب دل میں یاد کرتا ہوں تو گمان کرتا ہوں کہ خدا کے نزدیک پورا ثواب پائیگا۔ اس شاعر کا نام عمران بن عطاء رقاشی تھا۔

عزیزو! سوچو کہ کس بدبخت کی مدح سرائی ہو رہی ہے اور وہ کیوں صرف اس لئے کہ وہ مسلمان کلمہ گو تھا بلکہ اس کی نیکی اور پرہیزگاری کے گیت گائے جا رہے ہیں لیکن حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم ان کے بارے میں فرمایا ہے۔ "الخوارج کلاب النار" (تاریخ الخمیس) یعنی خارجی دوزخ کے کتے ہیں۔ اور عبدالرحمن بن ملجم اور ان کے ساتھی خارجی ہیں۔

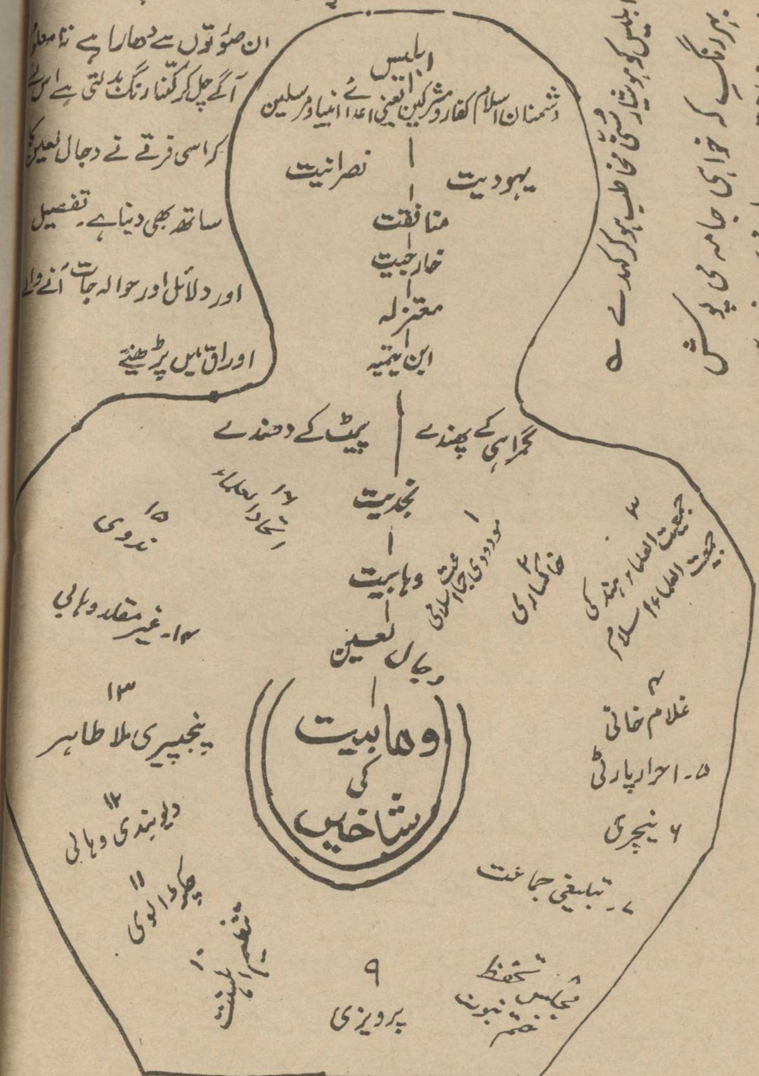
سُنی برادری یقین ہے بخدا یقین ہے خدا کی قسم یہی تبلیغی اور ان کے دیگر ہم نوا جن کا نقشہ مندرجہ ذیل ہے وہی خارجی ہیں

نقشہ ۸

نوٹ:- خارجیت نے یہ سوپ ہمارے زمانے تک ان صورتوں سے دھارا ہے نامعلوم آگے چل کر کتنا رنگ بدلتی ہے اس لئے کہ اسی فرقے نے دجال لعین کا ساتھ بھی دینا ہے۔ تفصیل اور دلائل اور حوالہ جات آنے والے اوراق میں پڑھئے

ابلیس کو ہوشیار سُنّی مخاطب ہو کر کہدے ؎

بہر رنگے کہ خواہی جامہ می پوش
من انداز قدت را می شناسم



اویسی فقیر کی سُنّی صلح کل سے

اپیل ؎ اہلِ باطل سے رہیں سُنّی مسلماں ہوشیار

تبلیغی وہابیوں کا شناختی کارڈ

حضور تاجدار عرب و عجم صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے اپنی امت کے تہتر فرقے کی تقسیم کی خبر دے کر فرمایا ۷۲ جہنمی ہوں گے صرف ایک بہشتی۔

پھر ان ۷۲ فرقوں کے ہر ایک کے عقیدے اجمالاً بتائے لیکن ان کی نشانیاں نہیں بتائیں البتہ ان کے ایک فرقے کے عقائد بھی اور ان کی تفصیل کے ساتھ نشانیاں بھی۔ نہ صرف علمی نشانیاں بلکہ ان کے جسم کے سر سے لے کر پاؤں تک واضح طور پر بیان فرمائیں۔ اور پھر اپنی بھولی بھالی امت کو ایسے لٹیروں سے دور رہنے کی بہت تلقین فرمائی۔ اور ان کے متعلق فرمایا ھم شر الخلق والخلیقۃ یعنی وہ تمام انسانوں اور جانوروں سے بدترین مخلوق ہیں

اب فقیر ان علامات کو مختصراً عرض کر دیتا ہے۔

- ۱۔ علم غیب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر خصوصیت سے اعتراض کرنا۔
- ۲۔ نبی اکرم و دیگر انبیاء علیہم السلام اور اولیائے کرام کی بے ادبی اور گستاخی کرنے میں نمبر اول رہیں گے۔
- ۳۔ متقی پرہیزگار۔ خدا ترس۔ شریعت پر عمل کرنے والے کہ خلاف شرع سرمو فرق نہ آئے۔
- ۴ قرآن خوان اور بہترین قرأت کے حامل کہ زمانہ ان کی قرآن خوانی اور قرأت کا امام مانے۔
- ۵۔ روزے اور نمازیں لمبی اور بظاہر خشوع و خضوع سے معمور کہ دوسرے نمازی اپنی نمازوں اور روزوں کو لاشے سمجھیں لیکن حقیقت سے کوسوں دور۔
- ۶ بہت بڑی بڑی شخصیتوں کو دینی معاملات میں گستاخانہ طریق سے برملا ٹوکنا

۷۔ ماتھا ابھرا ہوا تاکہ سجدہ کی رگڑ سے کالا سیاہ ہو کر داغا ہوا محسوس ہو

۸۔ رخسار کی دونوں طرفیں پھولی ہوئی تاکہ پیٹ پوجا پر واضح اور روشن دلیل ہو۔

۹۔ آنکھیں دھنسی ہوئی تاکہ پیٹ پرستی اور نفس پروری کے آثار اظہر من الشمس ہوں۔

۱۰۔ سر کے بالوں کے دشمن تاکہ صفائی کے بعد ان کے سر شلغم نما ہو کر دوسرے مسلمانوں سے نمایاں ہو جائیں۔

۱۱۔ چادریں موٹی پنڈلی سے نیچے گذر نہ کر سکیں تاکہ عوام کا اعتقاد بڑھے کہ بس یہی لوگ مصطفےٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے تابعدار ہیں اور باقی لوگ گمراہ۔

۱۲۔ مونچھیں چٹ صفا ان کے لبوں کو اگر کشتی کا تختہ کہا جائے تو خالی از موزونیت نہ ہوگا۔

۱۳۔ ماتھے پر سیاہ داغ

۱۴۔ بتوں کی آیات انبیاء عظام و اولیاء کرام پر چسپاں کریں گے۔

۱۵۔ ان کی پارٹی میں اکثر چھوکرے اٹھتی جوانی والے ہوں گے

۱۶۔ پرلے درجے کے غبی (ضدی) ہوں گے

۱۷۔ جھگڑالو یعنی شرارت اور فساد ان پر ختم ہوگا۔ یعنی جھگڑے اور شرارتیں ان سے بہت زیادہ سرزد ہونگی۔

۱۸۔ دین کے درد کا نہ صرف دم بھرتے ہوں گے بلکہ جان دینے کو تیار ہو جائیں گے اگرچہ نبی علیہ السلام کا بھی مقابلہ کرنا پڑے

۱۹ ہمچو ما دیگرے نیست کے مرض میں مبتلا ہوں گے

- ۲۰۔ بات بات پر حدیث شریف پڑھیں گے اور ہر چھوٹے بڑے مسئلہ پر کے لئے حدیث کا مطالبہ کریں گے
- ۲۱۔ دین اسلام کے ٹھیکدار ہوتے کے باوجود دین سے خارج اغراض و مقاصد کے طالب ہوں گے مثلاً دین و اسلام کو اپنی سیاسی اغراض و مقاصد پر استعمال کریں گے۔
- ۲۲ باوجود قرآن کے خدام ہونے کے ان میں قرآن مجید کا ذرہ برابر قدر اور عزت و احترام نہ ہوگا
- ۲۳۔ قرآن مجید کے آیات کی اپنے مقاصد اور خواہشات کے مطابق تاویلیں کریں گے
- ۲۴۔ بظاہر میٹھی میٹھی باتیں اور خوش اخلاقی کے مجسمے لیکن اندر سے مسلمانوں کے بغض و کینہ سے بھرپور ہوں گے۔
- ۲۵۔ بت کے پجاریوں کے حامی اور مسلمانوں کے دشمن ہوں گے۔

مسلمانو! مذکورہ نشانیاں دیکھیں کیا یہ تبلیغی جماعت اور ان کے ہمنواؤں خارجیوں، نجدیوں وہابیوں اور دیوبندیوں میں پائی جاتی ہیں یا نہ یہ علامات جس اسلامی گروہ میں پائی جاتی ہیں۔ تو بھائیو! اپنے نبی پاک شہ لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان مانو وہ یہ کہ ان سے دور رہو۔ اس لئے کہ وہ گمراہ ہیں۔ اور گمراہ کن۔

خلاصہ یہ کہ مذکورہ بالا علامتیں آپ اپنے علاقہ کے انسانوں میں دیکھیں جس جماعت میں مل جائیں۔ انہیں سمجھیں یہی وہ خارجی ہیں۔ جنہیں ہم چودھویں صدی کی اصطلاح میں نجدی وہابی دیوبندی تبلیغی کہا جاتا ہے جن کی ان دو صدیوں میں ایک درجن جماعت ناموں کی شاخیں ہیں ان کا نقشہ فقیر اویسی نے پہلے لکھا ہے

آئندہ دجال لعین کے آنے تک نا معلوم کتنا رنگ بدلتے ہیں لیکن بفضلہ تعالیٰ
ان کی یہ نشانیاں ان پر چھاپ لگ گئی
فقیر اویسی کی بتائی ہوئی ...... ان علامات ونشانات کو دو
حاضرہ کے تمام "اسلامی فرقوں" کے ہر فرقہ میں نہایت غور و خوض سے دیکھیں
جس فرقہ میں جملہ علامات مذکورہ یا بعض نشانات بحیثیت فرقہ وجماعت کے مل جائیں
تو ان کے ساتھ وہی برتاؤ کریں۔ جو امت کے شفیق رؤف رحیم سراپا رحمت ا
کریم نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

فاینما یقیتموھم فاقتلوھم

فَاِنَّ فی قتلھو اجراً لِمَن قتلھم (بخاری ص ۲۴۴ ج ۱)

یعنی اے میرے امتیو! تم جہاں انہیں پاؤ انہیں قتل کردو قیامت ک
دن ان کے قاتل کے لئے بڑا اجر و ثواب ہے۔ اور فرمایا

(۲) لئن ادرکتھم لاقتلنھم قتل عادٍ (کنز العمال ص ۳۳ ج ۶)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اگر وہ میرے زمانہ میں ہوں تو میں ا
سے قوم عاد کی طرح لڑائی کروں۔ باوجود اینہمہ ہم اہلسنت کسی کو قتل کرنے
مارنے اور اس سے لڑنے جھگڑنے کا نہیں کہتے اس لئے کہ یہ حکومت ک
متعلق ہے۔

البتہ ہم یہ کہتے ہیں کہ ایسے مذہبی بہروپیوں سے عوام کو بچ کر رہنا لازمی
انہیں مذہبی لیڈر ماننے کے بجائے دین کے لیٹرے سمجھ کر اپنے مسلک حق مذ
اہلسنت پر مضبوط رہیں اور فرمایا

لا یعودون فیہ حتّٰی یعود السھم

الیٰ فوقہ (کنز العمال ص ۳۴ ج ۴) یعنی

دین سے نکل کر ان کا واپس لوٹنا ایسے ممکن ہے جیسے تیر کمان سے نکلنے کے
بعد اور فرمایا فمن ادرک ذالک الزمان
فلیتعوذ باللّٰہ (حلیہ ابی نعیم) یعنی جو اس
زمانے کو پائے وہ اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگے۔ اور فرمایا
ولیسوا منا فی شئی (مشکواۃ) اور وہ ہمارے میں سے کوئی شے نہیں

فیصلہ کیجئے

ہماری مذکورہ بالا گفتگو سے نتیجہ نکلا کہ عالم اسلام میں
متعدد گروہ کا ہونا لازمی امر ہے۔ اور ان میں ایک
ایسا فرقہ بھی ضروری ہے اس لئے کہ وہ علامات اور نشانات ایسی ذات بابرکات
علیہ اکمل الصلوات وافضل التسلیمات نے بتائے ہیں کہ کائنات کی کوئی طاقت
ان کے ارشادات کو ٹھکرا نہیں سکتی۔

اب ناظرین سے سوال ہے کہ جب تم سب مانتے ہیں کہ ہمارے دور (چودھویں
صدی) میں سینکڑوں نئے نئے مذہب پیدا ہوں گے ہیں اور ہر ایک اپنی حقانیت
پر زمین و آسمان کے قلابے ملاتا ہے اور اپنے سوا باقی سب کو گمراہ اور بے دین
گردانتا ہے۔ لیکن کوئی تو اس فقیر اویسی غفرلہ کی بھی مانے کہ بیشک تمام پارٹیاں
نہیں گمراہ اور بے دین کہے مگر یہ تو بتاؤ کہ مطابق ارشاد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
گنجے۔ مونچھ تراش۔ ماتھے داغے ہوئے ہم سب میں کون ہیں۔ خدا لگتی
کہیئے ورنہ فقیر اویسی غفرلہ کو کہنے دیجئے وہ یہی وہابی۔ دیوبندی یعنی تبلیغی جماعت
جماعت اسلامی (مودودی) احرار پارٹی۔ خاکساری پنجپیری۔ نجدی۔ غیر مقلد
ندوی وغیرہ وغیرہ ہیں۔
ساری بحث جانے دیجئے۔ کم از کم حدیثوں پر یقین کر کے اتنا تو تمام لوگ
تسلیم کریں گے کہ آخر زمانے میں ایک جماعت نکلے گی جو

مذکورہ بالا اوصاف کی حامل ہوگی۔

اگر یہ لوگ نہیں تو پھر آپ ہی بتائیے کہ دوسری وہ کونسی جماعت ہے جس
میں ماسبق حدیثوں کے بیان کردہ علامتیں پائی جارہی ہیں۔

اس لئے اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ ان لوگوں کو صرف روزہ نماز او
چند ظاہری خوبیوں اور دین کی خدمت کی حیثیت سے نہ دیکھئے بلکہ احادیث میں
اس بے دین جماعت کی جتنی علامتیں بیان کی گئی ہیں ان ساری علامتوں کے آئینے
جائزہ لیجیے۔ روزہ۔ نماز اور دینی دعوت تو ان علامتوں کا صرف ایک حصہ ہے
تصویر کا صرف ایک رُخ دیکھ کر پوری شخصیت کا سراپا معلوم کرنا بہت مشکل ہے

ان حالات میں اب مومن کا ضمیر ہی اس کا فیصلہ کرے گا کہ رسول پاک صاحب
لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی وہابیوں دیوبندیوں سے منسلک ہوئے میں
یا ان سے علیحدہ رہنے میں۔ یہ سوال صرف ان لوگوں سے ہے جنہیں صرف خدا
رسول کی خوشنودی کا جذبہ ہے۔ باقی رہ گئے وہ لوگ جو کسی مادی منفعت کی لالچ
مذہبی شقاوت کے جذبہ میں ان کے ساتھ ہیں تو ان کے متعلق میں صرف اتنا عرض
ہے کہ وہ اپنی خواہش نفس کی پیروی میں جتنی دور تک جانا چاہیں چلے جائیں اختر
نبوت کے قانون کی اب کوئی زنجیر ان کے اٹھے ہوئے قدموں کو نہیں روک
سکتی لیکن صرف اتنی حجاب برقرار رکھیں کہ اپنے نفس کے شیطان کی فرمانبرداری
کرتے وقت خدا ورسول کی خوشنودی کا نام نہ لیا کریں۔

ہماری دیگر مطبوعات

(نوٹ) تفسیر فیوض الرحمٰن اُردو ترجمہ روح البیان

پارہ اوّل عکسی مجلد	۲۵/- روپے	صدائے نوی شرح مثنوی	
پارہ دوم بلا جلد	۱۵/-	معنوی حصہ اول۔	۲۵/- ر
پارہ سوم " "	۱۴/-	فیض رضا شرح کریما۔	۱/-
پارہ چہارم " "	۱۴/-	انگوٹھے چومنے کا ثبوت	۲/-
پارہ پنجم " "	۱۲/-	کراہت صلعم وفضیلت صلی اللہ	
پارہ ششم " "	۱۲/-	علیہ وسلم	۳/-
پارہ ہفتم " "	۱۲/-	القول المقبول فی بنات الرسول	۲/۵۰
پارہ ہشتم و نہم یکجا مجلد	۲۸/-	فیاضی شرح زراوی	۱/۲۵
پارہ دہم عکسی مجلد سنہری	۲۸/-	متعہ یا زنا	۴/۷۵
پارہ ۱۱-۱۲ " "	۵۰/-	الاویس	۸/-
باقی پارے زیر طبع ہیں۔		نورانی تقریریں	۱۸/-
۲-آئینہ شیعہ نما	۳/-	شق القمر	۳/-
۳ احسن البشارہ	۴/-	ارشادات نورانی (شاہ احمد نورانی کے	
۵ نعیم الحامی شرح شرح جامی جلد اول		انٹرویوز	۱۵/-
دوم۔سوم	۱۵/-	البلال	زیر طبع
۱۱ تحفۃ الصلحا فی زیارۃ النبی فی الیقظ		اولیائے اویس	زیر طبع
والرؤیاء۔		معالج الصحت	زیر طبع